اُن ﷺ سے دُوری ہے اندھیرا قربِ اُن ﷺ کا روشنی    جانے کیوں تاریکیوں میں ہے اُجالا چھوڑ کر!

مُسلسل اشاعت کے ۵۰ سال


بانی مجلس تحفظ ختم نبوت

ماهنامه

# لولاک

ملتان

بعث

شمارہ ۴ جلد ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۳۳ مارچ 2012

Email: khatmenubuwwat@ymail.com


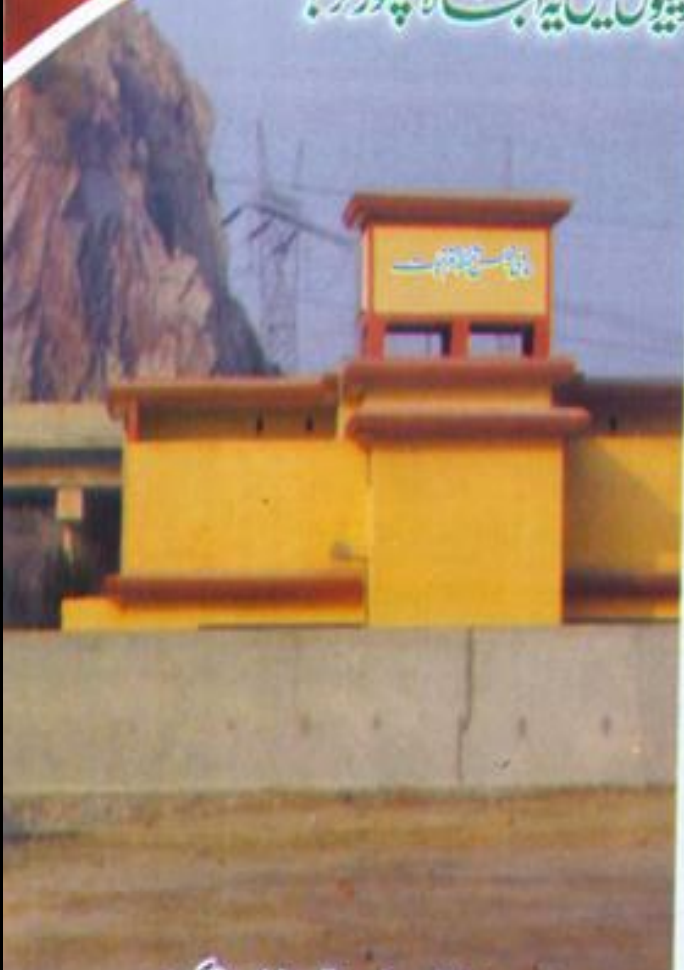

مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں
نئی بلڈنگ کا بیرونی منظر

## رسولِ اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن

## وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے نام کھلا خط

دہلی کے بعد لندن میں بھی قادیانیوں کی قرآن نمائش پر پابندی لگ گئی

قادیانی مسئلہ پر مشتمل قومی اسمبلی کا خفیہ ریکارڈ اوپن ہوگیا

قادیانیوں کی پاکستان دشمنی ... اور منصور اعجاز


www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 4 ○ جلد: 16

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

## مجلس منتظمہ

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | حافظ محمد ثاقب |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن |
| مولانا محمد نذر عثمانی | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا غلام حسین | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد علی صدیقی |
| مولانا غلام مصطفیٰ | مولانا محمد حسین ناصر |
| چوہدری محمد اقبال | غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ |
| مولانا عبدالرزاق | مولانا محمد قاسم رحمانی |

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| وزیراعلیٰ پنجاب کے نام کھلا خط | مولانا اللہ وسایا | 3 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| سیدنا موسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ کا ایمان افروز واقعہ | جناب عطاء الرحمن رحیمی | 5 |
| رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن | مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمۃ اللہ علیہ | 8 |
| تبلیغی جماعت کے رہنما حضرت واصف منظور کی رحلت | مولانا سید محمد زین العابدین | 16 |
| حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر | | |
| حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کا تحریکی پیغام | جناب محمد جاوید رانچوی | 18 |
| دہلی کے بعد لندن میں بھی قادیانیوں کی قرآن نمائش پر پابندی لگ گئی | مولانا شاہ عالم گورکھپوری | 21 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| مولانا اللہ وسایا کی ایک قیصرانی سردار سے گفتگو | مولانا غلام رسول دین پوری | 24 |
| انگریزی اخبارات میں قادیانیوں کی بے جاحمایت | جناب محمد متین خالد | 31 |
| قادیانی مسئلہ پر مشتمل قومی اسمبلی کا خفیہ ریکارڈ اوپن ہوگیا | مولانا اللہ وسایا | 34 |
| تحفظ ختم نبوت اور کشمیری قوم کا کردار | جناب محمد مقصود کشمیری | 37 |
| قادیانیوں کی پاکستان دشمنی ...... اور منصور اعجاز | ادارہ | 39 |
| فتنہ انکار ختم نبوت | جناب محمد افضل | 41 |
| شہید ختم نبوت | جناب ماسٹر سرفراز احمد | 46 |
| ختم نبوت کے کام کے لئے تجاویز | جناب محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ | 49 |
| ایک سوال | جناب اشتیاق احمد | 53 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 54 |
| تبصرہ کتب | ادارہ | 55 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

# وزیراعلیٰ پنجاب کے نام کھلا خط

## کچی آبادیاں......اور......چناب نگر!

حکومت پاکستان کو کچی آبادیوں کا مسئلہ ہمیشہ درپیش رہا۔ غریب عوام جنہیں سر چھپانے کے لئے گھر کی سہولت حاصل نہیں۔ وہ شہری آبادی کے قریب متروکہ یا سرکاری جگہ پر جھونپڑی بنالیتے ہیں۔ یوں سر چھپانے کے انہیں سہولت مل جاتی ہے۔ محنت مزدوری سے چار پیسے بچت کر کے ان جونپڑیوں کی جگہ ٹھیک ٹھاک مکان بھی بن جاتے ہیں۔ وہ بسا اوقات حکومت کے لئے ناگریز ہوجاتے ہیں تو جلال میں آ کر حکومت ان کچی آبادیوں کو بلڈوز کردیتی ہے۔ کبھی کبھار حکومت مہربان ہوجائے تو کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جاتے ہیں۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں مغربی پاکستان میں واضح اکثریت حاصل کی۔ مشرقی پاکستان کے سانحہ کے بعد جب وہ مغربی پاکستان یعنی موجودہ آل پاکستان کے حکمران بنے تو آپ نے انتخابی وعدہ کا ایفائے کرتے ہوئے کچی آبادیوں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے۔ اس زمانہ میں ربوہ (موجودہ چناب نگر) میں دریائے چناب کے کنارے قائم کچی آبادیوں کے رہائشی سمجھتے تھے کہ ہمیں بھی حقوق ملکیت مل جائیں گے۔ پورے ملک کی کچی آبادیوں کو حقوق ملکیت ملے۔ لیکن چناب نگر کی اس کچی آبادی کو مالکانہ حقوق نہ ملے۔ کیونکہ اس کچی آبادی میں زیادہ رہائش غریب ان لوگوں کی تھی جو مسلمان تھے۔ قادیانی نہیں چاہتے تھے کہ اس شہر کی ہمسائیگی میں مسلمانوں کو حقوق ملکیت حاصل ہوں۔ چنانچہ سرکاری افسران میں قادیانی عفریت کے اثر ورسوخ کے باعث چناب نگر میں کچی آبادی کے مسلمان رہائشیوں کو مالکانہ حقوق نہ مل سکے۔

اس وقت ملک میں پھر ایک بار الیکشن کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے جس کے سربراہ جناب ذوالفقار کھوسہ ہیں اور اس کے رکن رکین جناب میاں محمد امتیاز صاحب ہیں۔ پالیسی یہ طے کی گئی ہے کہ حقوق ملکیت ان کچی آبادیوں کو ملیں گے:

۱...... جو عرصہ دس سال سے قائم ہوں۔

۲...... وہ کچی آبادی جو سرکاری جگہ پر ہو۔

۳...... اس آبادی میں کم از کم پچاس گھرانے ہوں۔

ان تمام شرائط پر چناب نگر ضلع چنیوٹ کی پانچ کچی آبادیاں پوری اترتی ہیں۔ رہائشیوں میں مسلم اور

قادیانی دونوں طبقات ہیں۔ مسلمانوں کو حقوق ملکیت سے محروم رکھنے کے لئے قادیانی رہائشیوں کو بھی نظر انداز کر کے قادیانی قیادت اس کوشش میں ہے کہ چناب نگر کی ان کچی آبادیوں کو حقوق ملکیت نہ ملیں۔ حالانکہ:

۱...... ان تمام کچی آبادیوں کا سروے ہو چکا ہے۔

۲...... یہ آبادیاں تیس چالیس سال سے قائم ہیں۔ بعض ۱۹۷۰ء سے بھی قبل کی ہیں۔

۳...... ان آبادیوں میں پچاس گھروں سے بہت زیادہ گھر آباد ہیں۔

۴...... یہ تمام آبادیاں سرکاری جگہ پر قائم ہیں۔

غرض حکومت پنجاب نے جو شرائط رکھی ہیں۔ ان تمام شرائط پر یہ آبادیاں پوری اترتی ہیں۔ ان آبادیوں میں مسلمان اور قادیانی دونوں طرح کے غریب عوام آباد ہیں۔ حکومت پنجاب نے جو کمیٹی قائم کی ہے۔ اس کا اجلاس ہوا چاہتا ہے۔ لیکن ڈر لگ رہا ہے کہ حکومت میں چھپے قادیانی عناصر کہیں پھر ان آبادیوں کے حقوق پر اپنے ظلم کے تیشہ کا وار نہ کر دیں۔ اس اندیشہ کے پیش نظر پنجاب کے خادم اعلیٰ کو ذیل کا خط لکھا ہے:

اس کی کاپی قومی رہنماؤں کو بھی ارسال کی ہے۔ کمیشن کے چیئرمین جناب ذوالفقار کھوسہ سے بھی یہی عرض ہے کہ وہ ایک سو فیصد جائز امر کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں گے۔ کہیں کوئی سازشی عنصر پھر اپنا ہاتھ نہ دکھا دیں۔ خط یہ ہے:

بخدمت جناب میاں محمد شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

صوبہ پنجاب میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے آپ نے جناب ذوالفقار کھوسہ کی سربراہی میں کمیٹی قائم فرمائی ہے۔ اس ضمن میں درخواست ہے کہ چناب نگر ضلع چنیوٹ میں بھی پانچ کچی آبادیاں ہیں۔ جن کا سروے بھی ہوا ہے۔ ڈی.سی.او چنیوٹ نے سروے رپورٹ سیدہ کلثوم صاحبہ مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب کو بھجوائی۔ ہماری اطلاع کے مطابق انہوں نے وہ رپورٹ متعلقہ ڈائریکٹر کو بھجوادی ہے۔

براہ کرم! چناب نگر کی کچی آبادیوں کو بھی مالکانہ حقوق کی سکیم میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔ سابقہ حکومتی دور اقتدار میں پورے ملک میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق ملے۔ لیکن چناب نگر کی کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق سے محروم رکھا گیا۔ کیونکہ قادیانیوں نے رپورٹیں کرا کر ان کو اس سکیم سے خارج کرادیا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ چناب نگر کے مسلمان اس سکیم سے فائدہ اٹھائیں۔

اب بھی خدشہ ہے کہ قادیانی ملی بھگت سے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ رپورٹیں گم کروادی جائیں اور چناب نگر کی کچی آبادیوں کے رہائشی مالکانہ حقوق سے محروم رہ جائیں۔ سپیشل طور پر پابند فرمایا جائے کہ چناب نگر میں جو بھی کچی آبادی کے رہائشی ہیں۔ بلاتفریق عقائد سب کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ امید ہے کہ فوری احکامات سے ممنون فرمائیں گے۔

والسلام! (مولانا) اللہ وسایا

جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

# سیدنا موسیٰ علیہ السلام اوران کی والدہ کا ایمان افروز واقعہ

عطاء الرحمٰن رحیمی!

آپ کو ایک ایمان افروز واقعہ سناتا ہوں۔ اسے توجہ سے پڑھئے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

’’واوحینا الیٰ ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم یاخذہ عدولی وعدولہ ولاتخافی ولاتحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین (القصص)‘‘ ﴿اور ہم نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو کہ تم اپنے بچے کو دودھ پلاؤ اور اگر تمہیں اس کے بارے میں ڈر لگے کہ فرعون کے فوجی اس کو قتل نہ کردیں تو تم اسے پانی میں ڈال دینا اور آگے فرمایا اس کو جو پکڑے گا وہ میرا بھی دشمن ہوگا اور اس کا بھی دشمن ہوگا اور تسلی بھی دیتے ہیں کہ ڈرنا بھی نہیں ہے اور غمزدہ بھی نہیں ہونا۔ ہم اسے تیرے پاس لوٹائیں گے اور ہمیں تو اسے رسولوں میں سے بنانا ہے۔﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں ایک عورت تھی۔ وہ ذہن میں سوچ سکتی تھی کہ اے اللہ! اگر آپ نے اس کو رسولوں میں سے بنایا ہے تو فرعون کا کوئی فوجی ادھر آ ہی نہ سکے یا اے اللہ! میں اسے کسی غار میں رکھ آتی ہوں اور ادھر جا ہی نہ سکے یا میں اسے گھر کی چھت پر رکھ دیتی ہوں۔ تاکہ بچہ محفوظ رہ سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بچے کو پانی میں ڈالنا، عقل کہتی ہے کہ پانی میں بچہ ڈوب جائے گا۔ اچھا اس کو صندوق میں ڈالے گی تو اس کے اندر پانی بھر جائے گا۔ اگر سارے سوراخ بند کریں تو ہوا کے اندر نہ جانے کی وجہ سے آکسیجن نہیں مل سکے گی۔ جس کی وجہ سے بچہ مر جائے گا۔ عقل یہ کہتی ہے کہ یا تو یہ پانی کی وجہ سے مرے گا یا ہوا نہ ہونے کی وجہ سے مرے گا۔ تیرا بچہ باقی نہیں بچے گا۔

لیکن اس عورت نے اللہ تعالیٰ کے وعدے پر بھروسہ کیا اور اپنے جگر گوشہ کو دریا کے اندر ڈال دیا اور واپس آ گئی۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ فرعون اپنی بیوی کے ساتھ دریا کے کنارے ٹہل رہا تھا۔ چار سو غلام اس کے آگے پیچھے اور ارد گرد تھے۔ انہوں نے جب صندوق کو دیکھا تو اٹھا لیا اور فرعون کے سامنے پیش کر دیا۔ جب صندوق کھولا گیا تو اس میں بچے کو پایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:’’والقیت علیک محبۃ منی ‘‘ اے موسیٰ علیہ السلام ہم نے آپ کے چہرے پر محبت کی تجلی ڈال دی تھی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چہرہ اقدس کو زیبائی عطاء کر کے ایسا دلکش بنا دیا تھا کہ جو بھی دیکھتا وہ دل دے بیٹھتا۔ چنانچہ فرعون کی بیوی نے دیکھا تو کہنے لگی۔’’لاتقتلوہ‘‘ تمہیں اسے قتل نہیں کرنا چاہئے۔’’عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا‘‘ یا یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

بیوی کی بات سن کر فرعون نے سوچا کہ جب ہم اسے بیٹے کی طرح پالیں گے تو پھر یہ تو ہماری حکومت ہم سے نہیں چھینے گا۔ کیونکہ ہمارا ممنون احسان ہوگا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کو قتل نہیں کرتے۔ اس کی عقل نے

اسے دھوکہ دے دیا۔ ہزاروں بچوں کو قتل کرنے والا کتنے آرام سے دھوکہ کھا رہا ہے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ فرعون کی بیوی نے جب یہ سنا تو وہ خوش ہوگئی اور کہنے لگی۔ ’’قرة عين لی ولك‘‘ کہ یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ فرعون نے اس کے جواب میں کہا: ’’قرة عين لك‘‘ یہ تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ’’لا حاجة لی‘‘ لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ روح المعانی میں لکھا ہے کہ جب فرعون کی بیوی نے ’’قرة عين لی ولك‘‘ کہا تھا۔ اس وقت اگر فرعون بدبخت صرف ہاں کہہ دیتا تو اس ہاں کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کو بھی ایمان لانے کی توفیق نصیب فرما دیتا۔

چونکہ فرعون کی بیوی (حضرت آسیہؓ) خوش ہوئی تھیں۔ اس لئے فرعون نے اسی خوشی کی وجہ سے وہاں پر موجود چار سو غلاموں کو آزاد کر دیا۔ تفسیر میں ایک عجیب نکتہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بچپن میں تھے۔ مگر جب وہاں پہنچے تو چار سو غلاموں کی آزادی کا سبب بن گئے۔ اس طرح اللہ والے جس آبادی میں چلے جاتے ہیں۔ اس آبادی کے لئے نفس اور شیطان کی غلامی سے آزادی پانے کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو محل میں لے جایا گیا تو انہیں دودھ پلانے کے بارے میں فکر ہونے لگی۔ عورتوں نے انہیں دودھ پلانا چاہا۔ مگر انہوں نے دودھ نہ پیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’وحرمنا عليه المراضع من قبل‘‘ اور ہم نے ان پر دوسری عورتوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا۔ فرعون بڑا پریشان ہوا کہ بچہ دودھ نہیں پیتا۔ فرعون اور زیادہ پریشان ہوا۔ اسی حالت میں رات گزر گئی۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ بہت ہی زیادہ پریشان حال تھیں۔ دکھ اور غم کے ساتھ صبح کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’ان كانت لتبدی به لولا ان ربطنا علیٰ قلبها‘‘ اگر ہم اس کے دل پر گرہ نہ دے دیتے اس کے دل کو سکون نہ دے دیتے تو وہ اپنا راز کھول ہی بیٹھتی۔ یعنی وہ رو پڑتی اور لوگوں کو پتہ چل جاتا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کو ربط قلوب عطاء فرمایا۔ انہوں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جاؤ اپنے بھائی کا پتہ کر کے آؤ۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی بہن بھاگی گئی۔ انہوں نے فرعون کے محل میں جا کر دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لیئے ہوئے ہیں۔ عورتیں ان کو دودھ پلانے کی کوشش کر رہی ہیں اور وہ دودھ نہیں پی رہے اور فرعون بہت پریشان ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے فرعون سے کہا: ’’هل ادلكم علیٰ اهل بيت يكفلونه لكم وهم له ناصحون‘‘ کیا میں تمہیں گھر والوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جو اس بچے کو دودھ پلائیں گے۔ وہ اس کی پرورش کریں گے اور اس کے بڑے خیر خواہ ہوں گے۔ جب اس نے یہ کہا کہ وہ اس کے بڑے خیر خواہ ہوں گے تو فرعون کو بات کھٹک گئی۔ چنانچہ وہ کہنے لگا۔ اچھا کیوں خیر خواہ ہوں گے؟ وہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن تھی۔ اس لئے نہایت سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگی کہ ہم آپ کی رعایا ہیں۔ اگر ہم ہی خیر خواہی نہ کریں گے تو پھر آپ کی خیر خواہی کون کرے گا؟ فرعون کہنے لگا۔ ہاں بات تو ٹھیک ہے۔ اچھا جاؤ جس کو چاہو بلا کر لاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن دوڑتی ہوئی گھر آئی اور کہنے لگی۔ امی! چلیں بھائی دودھ نہیں پی رہا۔ چنانچہ آپ کی والدہ

آ ئیں۔انہوں نے دودھ پلانا شروع کر دیا اور بچے نے دودھ پینا شروع کر دیا۔فرعون بہت خوش ہوا کہ چلو پریشانی ختم ہوگئی۔تین دن اس نے محل ہی میں دودھ پیلایا۔اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ میں تو اپنے گھر میں جا کر رہوں گی۔مجھ سے محل میں نہیں رہا جاتا۔فرعون کہنے لگا اچھا پھر تم اس بچے کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ اپنے گھر جا کر تم اس کو دودھ پلاتی رہنا۔میں نے خزانے سے تمہاری تنخواہ مقرر کر دی ہے۔لہٰذا ہر مہینے تمہاری تنخواہ بھیج دیا کروں گا۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:''فرددنه الیٰ امه ''ہم اسے لوٹا دیا اس کی ماں کے پاس،''کے تقر عینها''تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔''ولا تحزن ''اور غمزدہ نہ ہوں۔''ولتعلم''اور وہ جان لے ''ان وعد الله حق ''کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔''ولکن اکثرهم لا یعلمون ''لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے وعدے پر بھروسہ کرے گا۔اللہ تعالیٰ اسی دوگنا انعام دیں گے۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا۔اے اللہ کے نبی ﷺ دوگنا انعام کیسا؟ فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو دیکھو کہ وہ اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھی اور اسے خزانے سے تنخواہ بھی ملا کرتی تھی۔

(خطبات ذوالفقار ج۸ص۱۳۶)

---

## سہ روزہ ردقادیانیت کورس نوابشاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۲۷ تا ۲۹ر دسمبر ۲۰۱۱ء کو بمقام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کبیر مسجد نواب شاہ میں ردقادیانیت کورس منعقد کیا گیا۔کورس کا دورانیہ بعد نماز مغرب تا رات نو بجے تک طے کیا گیا۔کورس کا آغاز ۲۷ر دسمبر کو بعد نماز مغرب ہوا۔تلاوت قاری عطاء الرحمان مدنی نے کی۔نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے ابتدائی بیان کیا۔اس کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان سے تفصیل سے گفتگو فرمائی اور حوالہ جات نوٹ کرائے۔دوسرے دن ابتدائی بیان مولانا قاری محمد امجد مدنی نے کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے عیسائیت اور قادیانیت کے دجل کے عنوان سے سیر حاصل گفتگو فرمائی اور حوالہ جات نوٹ کرائے۔تیسرے دن کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدہ ختم نبوت کا ثبوت قرآن اور احادیث سے بیان فرمایا اور حوالہ جات بھی نوٹ کرائے۔

کورس کے شرکاء نے قادیانیت، عیسائیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات مناظرین نے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔اس سہ روزہ ردقادیانیت کورس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے دوسو پچاس سے زائد افراد نے شرکت کی۔شرکاء کورس کو کاغذ اور قلم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے فراہم کئے گئے اور شرکاء کے لئے تینوں دن کھانے کا بندوبست کیا گیا۔کورس کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لٹریچر، پمفلٹ اور اسٹیکروں پر مبنی لفافے شرکاء میں تقسیم کئے گئے۔اختتامی دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے کرائی۔

# رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں!

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری!

## حضرت زینبؓ

یہ آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ بلکہ بعض علماء نے ان کو آنحضرت ﷺ کی سب سے پہلی اولاد بتایا ہے اور لکھا ہے کہ حضرت قاسمؓ کی ولادت ان کے بعد ہوئی۔ ابن الکلبی کا یہی قول ہے اور علی بن عبدالعزیز الجرجانیؒ نے حضرت قاسمؓ کو بڑا اور حضرت زینبؓ کو چھوٹا بتایا ہے۔ ہاں! اس پر سب متفق ہیں کہ صاحبزادیوں میں سب سے بڑی حضرت زینبؓ تھیں۔ ان کی پیدائش ۳۰ میلاد نبوی میں ہوئی جس وقت وہ پیدا ہوئیں آنحضرت ﷺ کی عمر شریف ۳۰ سال تھی۔

سید عالم ﷺ کی بعثت ۴۰ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس حساب سے حضرت زینبؓ کی زندگی کے اولین دس برس بعثت سے پہلے گزرے اور تیرہ سال اس کے بعد مشرکین کی طرف سے سید عالم ﷺ کو اور آپ کے اہل وعیال کو جو تکلیفیں پہنچیں ان سب میں حضرت زینبؓ اور ان کی بہنیں شریک رہیں۔ ۷ نبوی میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو شعب ابی طالب میں مقید کر دیا گیا۔ وہاں تین برس تک قید رہے اور فاقوں پر فاقے گزرے اور ان سب مصائب میں حضرت خدیجہؓ اور آنحضرت ﷺ کی اولاد سب ہی شریک رہے۔

**نکاح:** سید عالم ﷺ نے ان کا نکاح حضرت ابوالعاصؓ بن الربیع سے کر دیا تھا۔ ابوالعاص ان کی کنیت ہے۔ ان کا نام کسی نے لقیط اور کسی نے زبیر اور کسی نے ہشیم بتایا ہے (وقیل غیر ذالک) حضرت ابوالعاصؓ حضرت خدیجہؓ کی بہن حالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ اس طرح وہ حضرت زینبؓ کے خالہ زاد بھائی ہوئے۔ مکہ میں ان کی پوزیشن مالداری اور تجارت وامانت میں بڑی اونچی تھی۔ بعثت سے پہلے بھی سید عالم ﷺ کو ان سے گہرا تعلق تھا۔ بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے سید عالم ﷺ سے مواخات کر لی تھی۔ یعنی آپ کو اپنا بھائی بنا لیا تھا۔

حضرت زینبؓ سے ان کا نکاح مکہ میں ہوگیا تھا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ بھی زندہ تھیں۔ حضرت ابوالعاص مکہ میں مسلمان نہیں ہوئے بلکہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر مشرکین مکہ کے کہنے پر حضرت زینبؓ کو طلاق بھی نہیں دی۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کی اس بات پر تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ابوالعاص نے بہترین دامادی کا ثبوت دیا ہے۔ یہ واقعات ابتدائے اسلام کے ہیں۔ اس وقت احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ مسلمان عورت کافر کے نکاح میں کیوں کر رہتی رہی۔ پھر جب حضور اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو اپنی اہلیہ حضرت سودہ اور اپنی صاحبزادیوں حضرت فاطمہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کو بلا لیا۔ لیکن حضرت زینبؓ اپنے شوہر کے پاس ہی رہیں۔

**ہجرت:** حضرت زینبؓ مکہ ہی میں اپنے شوہر کے پاس رہیں۔ حتیٰ کہ ان کو حالت شرک ہی میں چھوڑ کر

۶ ہجری میں غزوہ بدر کے بعد مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ حضرت ابوالعاص زمانہ کفر میں مشرکین مکہ کے ساتھ بدر کے موقع پر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے آئے۔ جنگ میں شریک ہوئے۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور حضرت ابوالعاص بن الربیع دیگر مشرکین کے ساتھ قید کر کے مدینہ لائے گئے۔ ان کو حضرت عبداللہ بن جبیر بن النعمان الانصاریؓ نے قید کیا تھا۔ بدر سے ہار کر جب مشرکین مکہ اپنے وطن پہنچے تو قیدیوں کو چھڑانے کے لئے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں قیدیوں کا فدیہ (جان کا بدلہ) بھیجا۔ ہر ایک قیدی کے عزیزوں نے کچھ نہ کچھ بھیجا تھا۔ حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر کو چھڑانے کے لئے عمرو بن الربیع کو مال دے کر روانہ کیا۔ (یہ حضرت ابوالعاص کے بھائی تھے) اس مال میں ایک ہار بھی تھا۔ جو حضرت خدیجہؓ نے شادی کے وقت حضرت زینبؓ کو دیا تھا۔ اس ہار کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کو حضرت خدیجہؓ یاد آ گئیں اور رقت طاری ہوئی اور جان نثار صحابہؓ سے فرمایا کہ تم مناسب سمجھو تو زینبؓ کے قیدی کو یوں ہی چھوڑ دو اور اس کا مال واپس کر دو۔ اشاروں پر جان دینے والے صحابہؓ نے بخوشی قبول کیا اور سب نے کہا جی ہم کو اسی طرح منظور ہے۔ چنانچہ حضرت ابوالعاص چھوڑ دیئے گئے۔ لیکن سید عالم ﷺ نے ان سے یہ شرط کر لی کہ زینبؓ کو مکہ جا کر مدینہ کے لئے روانہ کر دینا۔ چنانچہ انہوں نے یہ شرط منظور کی اور پھر اس کو پورا کیا جس کی وجہ سے سید کونین ﷺ نے ان کی تعریف کی اور یہ فرمایا ’’حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی ‘‘(یعنی ابوالعاص نے مجھ سے بات کی اور سچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا جسے پورا کیا)

چنانچہ حضرت ابوالعاص کے مکہ معظمہ پہنچ جانے پر حضرت زینبؓ ہجرت کر کے شفیق دو جہاں ﷺ کے پاس مدینہ منورہ آ گئیں۔ لیکن ہجرت کے وقت حضرت زینبؓ کو یہ دردناک واقعہ پیش آیا کہ جب وہ ہجرت کے ارادہ سے نکلیں تو ہبار بن الاسود اور اس کے ایک اور ساتھی نے ان کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک نے ان کو دھکا دے دیا جس کی وجہ سے وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور ایسی تکلیف پہنچی کہ حمل ساقط ہو گیا۔ یہ تکلیف تادم آخر چلتی رہی اور یہی ان کی وفات کا سبب بنی اور بعض کتب میں یوں لکھا ہے کہ حضرت ابوالعاص نے ان کو مدینہ منورہ جانے کی اجازت دے دی اور ان کے روانہ ہونے سے قبل ہی شام کو روانہ ہو گئے۔ جب وہ ہجرت کے لئے گھر سے نکلیں تو ہبار بن الاسود اور اس کے ایک ساتھی نے ان کو جانے سے روکا اور گھر میں واپس کر دیا۔ اس کے بعد سید عالم ﷺ نے ان کو ہمراہ لانے کے لئے مدینہ منورہ سے آدمی بھیجا جس کے ساتھ وہ مدینہ منورہ تشریف لے آئیں۔ حضرت زینبؓ کو جو تکلیف پہنچی اس کے بارے میں سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میری سب سے اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔

## حضرت ابوالعاصؓ کا مسلمان ہونا

ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ حضرت ابوالعاصؓ کا واقعہ کتنا عبرت خیز ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دوست خاص بھی ہیں اور داماد بھی۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی گھر میں ہے۔ مگر مسلمان نہیں ہوتے۔ بیوی سے اس قدر محبت ہے کہ مشرکین مکہ کے زور دینے پر طلاق نہیں دیتے۔ بدر میں قید ہوئے اور قید سے آزاد ہو کر بیوی کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔ مگر ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر جب اللہ رب العزت نے ہدایت دی تو بڑی خوشی سے

اسلام کے حلقہ بگوش ہوگئے۔ جس کا واقعہ یہ ہے کہ فتح مکہ سے کچھ پہلے انہوں نے ایک قافلہ کے ساتھ شام کا تجارتی سفر کیا۔ قریش کے بہت سے مال آدھے ساجھے پر تجارت کے لئے ساتھ لے گئے۔ جب واپس ہوئے تو حضور اقدس ﷺ کا ایک دستہ جس کے امیر حضرت زید بن حارثہؓ تھے۔ آڑے آیا اور اس دستہ نے اس قافلہ کا مال چھین لیا اور کچھ لوگوں کو قید کر لیا۔ حضرت ابوالعاصؓ قید میں نہ آئے۔ بلکہ بھاگ کر مدینہ منورہ چلے گئے اور رات کو حضرت زینبؓ کے پاس پہنچ کر پناہ مانگی۔ انہوں نے پناہ دے دی۔ جب حضور اقدس ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت زینبؓ نے زور سے پکار کر کہا کہ (اے لوگو! میں نے ابوالعاص کو پناہ دے دی ہے) حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی طرف متوجہ ہوکر سوال فرمایا کہ آپ حضرات نے سنا۔ زینب نے کیا کہا۔ حاضرین نے کہا جی ہاں ہم نے سنا۔ اس منصف عادل ﷺ پر ہردو عالم قربان جس نے صحابہ کرامؓ کا جواب سن کر فرمایا ''اما والذی نفسی بیدہ ماعلمت بذالک حتیٰ سمعت کما سمعتم'' (یعنی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس وقت سے پہلے مجھے بھی پتہ نہیں تھا کہ ابوالعاص مدینہ میں ہیں اور ان کو زینب نے پناہ دی ہے مجھے اس کا علم ابھی اس وقت ہوا ہے جبکہ تمہارے کان میں زینبؓ کی اعلان کی آواز پہنچی) اس کے بعد فرمایا کہ ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے دے تو سب مسلمانوں کو اس کا پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

پھر یہ فرما کر آپ ﷺ حضرت زینبؓ کے پاس پہنچے اور ان سے فرمایا کہ ابوالعاص کو اچھی طرح رکھنا اور میاں بیوی والے تعلق کو نہ ہونے دینا۔ کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو۔ حضرت زینبؓ نے عرض کیا کہ یہ اپنا مال لینے کے لئے آئے ہیں۔ یہ سن کر سید عالم ﷺ نے اس دستہ کو جمع کیا جنہوں نے ان کا مال چھینا تھا اور فرمایا کہ اس شخص (ابوالعاص) کا جو تعلق ہم سے ہے اس سے تو آپ لوگ واقف ہیں اور اس کا مال تم لوگوں کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ جو تمہارے لئے اللہ کی طرف سے عنایت ہے۔ کیونکہ دارالحرب کے غیر مسلم کا مال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ اس کے ساتھ احسان کریں اور جو مال اس کا لے لیا ہے واپس کردیں۔ لیکن اگر تم ایسا نہ کرو تو میں مجبور نہیں کرسکتا۔ اس مال کے تم ہی حقدار ہو۔

یہ سن کر سب نے عرض کیا کہ ہم ان کا مال واپس کر دیتے ہیں اور پھر اس پر عمل کیا اور جو مال لیا تھا وہ سارا ان کو واپس دے دیا۔ اس مال کو لے کر وہ مکہ معظمہ پہنچے اور جس جس کا جو حق ان پر چاہتا تھا سب ادا کر دیا اور اس کے بعد کلمہ شہادت ''اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمدالرسول اللہ '' سچے دل سے پڑھا اور مکہ والوں سے کہا میں نے یہاں پہنچنے کی کوشش اس لئے کی اور مدینہ میں کلمہ پڑھنے کے بجائے یہاں کلمہ اسلام پڑھا کہ اگر وہیں اسلام قبول کر لیتا تو تم لوگ یہ سمجھتے کہ ہمارے مال مارنے کے لئے مسلمان ہوگیا ہے۔ اب میں نے تمہارے تمام حقوق ادا کر دیئے ہیں اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوالعاصؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ چلے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینبؓ سے دوبارہ ان کا نکاح فرمادیا۔

چھ سال کے بعد حضرت زینبؓ حضرت ابوالعاصؓ کے نکاح میں دوبارہ آئیں اور ان ہی کے نکاح میں وفات پائی۔ حضرت ابوالعاصؓ نے ذی الحجہ ۱۲ ہجری میں وفات پائی۔ رضی اللہ وارضاہ!

**اولاد:** حضرت زینبؓ کے بطن مبارک سے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تولد ہوئے۔ صاحبزادی کا نام امامہؓ تھا اور صاحبزادہ علیؓ تھا۔ فتح مکہ کے روز آنحضرتﷺ کے ساتھ سواری پر جو علیؓ سوار تھے وہ یہی علی بن ابی العاصؓ ہیں۔ انہوں نے سن بلوغ کے قریب آنحضرتﷺ کی موجودگی ہی میں وفات پائی۔ ان کی بہن حضرت امامہؓ سے آنحضرتﷺ کو بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس کہیں سے ایک ہار آ گیا۔ اس کے متعلق آپﷺ نے فرمایا کہ اسے اپنے گھر والوں میں سے اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ ارشاد سن کر عورتوں نے سمجھ لیا کہ بس ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہؓ کو ہی ملے گا۔ لیکن آنحضرتﷺ نے حضرت امامہؓ کے گلے میں ڈال دیا۔

حضرت سیدہ فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت سیدنا علیؓ نے ان کی بھانجی حضرت امامہؓ سے نکاح فرمایا تھا۔ ان کو اس کی وصیت حضرت سیدہ فاطمہؓ نے کی تھی۔ پھر حضرت علیؓ کی وفات کے بعد حضرت نوفل بن مغیرہؓ سے حضرت امامہؓ کا نکاح ہوا۔ ان سے ایک صاحبزادہ یحییٰ نامی کی ولادت ہوئی۔ لیکن بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ نہ حضرت علیؓ کے نکاح میں ان کے بطن مبارک سے کوئی اولاد ہوئی نہ حضرت نوفلؓ کے نکاح میں۔

آنحضرتﷺ کی نسل شریف صرف حضرت سیدہ فاطمہؓ سے چلی اور کسی صاحبزادی سے آپ کی نسل نہیں بڑھی۔ (قال فی الاصابہ وانقطع نسل رسول اللہ الامن فاطمۃؓ)

**وفات:** حضرت زینبؓ نے ۸ ہجری میں وفات پائی۔ آنحضرتﷺ خود ان کی قبر میں اترے۔ اس وقت آپ کے چہرے پر رنج وغم کے آثار موجود تھے۔ جب آپﷺ قبر کے اوپر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے زینبؓ کے ضعف کا خیال آ گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ قبر کی تنگی اور اس کی گھٹن سے زینبؓ کو محفوظ فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر آسانی فرمادی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاھا!

## حضرت رقیہؓ

حضرت رقیہؓ سید عالمﷺ کی دوسری صاحبزادی ہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضرت زینبؓ سب صاحبزادیوں میں بڑی تھیں۔ ان کے بعد حضرت ام کلثومؓ اور حضرت رقیہؓ پیدا ہوئیں۔ ان دونوں میں آپس میں کون سی بڑی تھیں اس میں سیرت لکھنے والوں کا اختلاف ہے۔ بہر حال یہ دونوں بہنیں اپنی بہن حضرت زینبؓ سے چھوٹی تھیں۔

ان دونوں بہنوں کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے آنحضرتﷺ نے کر دیا تھا۔ حضرت رقیہؓ کا نکاح عتبہ سے اور حضرت ام کلثومؓ کا نکاح عتیبہ سے ہوا تھا۔ ابھی صرف نکاح ہی ہوا تھا۔ رخصتی نہ ہونے پائی تھی کہ قرآن مجید کی سورۃ ''تبت یدا ابی لھب'' نازل ہوئی۔ جس میں ابولہب اور اس کی بیوی (ام جمیل) کی مذمت کی گئی ہے اور ان کے دوزخ میں جانے سے مطلع کیا گیا ہے۔ جب یہ سورت نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمدﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دے دو۔ ورنہ تم سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ ابولہب کی بیوی ام جمیل نے بھی بیٹوں سے کہا یہ دونوں لڑکیاں یعنی حضرت محمد رسول اللہﷺ کی صاحبزادیاں (العیاذ باللہ) بددین ہوگئی ہیں۔ لہٰذا ان کو طلاق دے دو۔ چنانچہ دونوں لڑکوں نے ماں باپ کے کہنے پر عمل کیا اور طلاق دے دی۔

## حضرت عثمانؓ سے نکاح

جب حضور اقدس ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح عتبہ سے کردیا تو اس کی خبر حضرت عثمانؓ کو لگی۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس خبر سے ان کو بڑا ملال ہوا اور یہ حسرت ہوئی کہ کاش میرا نکاح محمد ﷺ کی صاحبزادی رقیہؓ سے ہوجاتا۔ یہ سوچتے ہوئے اپنی خالہ صاحبہ نے ان کو اسلام کی ترغیب دی۔ وہاں سے چل کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان کو اپنی خالہ کی باتیں بتائیں جو انہوں نے اسلام کی ترغیب دیتے ہوئے کہی تھیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کی باتوں کو سراہتے ہوئے خود بھی دعوت اسلام پیش کی اور فرمایا!

افسوس اے عثمان! اب تک دعوت حق تم نے قبول نہیں کی۔ تم تو ہوشیار اور سمجھدار آدمی ہو حق اور باطل کو پہچان سکتے ہو۔ یہ بت جن کو تمہاری قوم پوجتی ہے کیا گونگے پتھر نہیں ہیں۔ جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ نفع وضرر پہنچا سکتے ہیں۔

یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ بے شک آپ نے سچ کہا۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سید عالم ﷺ حضرت علیؓ کو ساتھ لئے تشریف لے آئے اور حضرت عثمانؓ نے آپ ﷺ کے سامنے اسلام قبول کرلیا ان ہی دنوں ابولہب کے بیٹوں نے آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں کو طلاق دے دی تھی۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ نے حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کردیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ سے بڑی تھیں۔ دونوں کو ایک ساتھ طلاق ہوئی تو بظاہر عقل کا مقتضا یہ ہے کہ پہلے بڑی دختر کی شادی کی ہوگی۔ (واللہ اعلم)

## ہجرت حبشہ

جوں جوں مسلمان بڑھتے جارہے تھے اور اسلام کے حلقہ بگوشوں کے جتھے میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ مشرکین مکہ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی تدبیریں کرتے جارہے تھے۔ ان ظالموں نے خدائے وحدہ لاشریک کے پرستاروں کو اس قدر ستایا کہ اپنے دین کی سلامتی اور جان کی حفاظت کے لئے ان حضرات کو اپنے مالوف وطن چھوڑنے پڑے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت ترک وطن کر کے حبشہ کو چلی گئی۔ ان میں حضرت عثمانؓ بھی تھے۔

حضرت عثمانؓ نے اپنی اہلیہ بنت سید البشر حضرت رقیہؓ کو ساتھ لے کر حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ جب حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ حبشہ کو روانہ ہوئے تو کئی روز تک آنحضرت ﷺ کو ان کی خیر خبر نہ ملی۔ آپ ﷺ اس فکر میں مکہ معظمہ سے باہر جاکر مسافروں سے معلوم فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز ایک عورت نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ان کا ساتھی ہے۔ بے شک لوط علیہ السلام کے بعد عثمانؓ سب سے پہلا مہاجر ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

## حبشہ کو دوبارہ ہجرت

ان دونوں حضرات کے ساتھ چند مسلمان مرد وعورت اور بھی تھے۔ جب یہ حضرات حبشہ پہنچ گئے تو وہاں یہ خبر ملی کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے ہیں اور اسلام کا غلبہ ہوگیا ہے۔ اس خبر سے یہ حضرات بہت خوش ہوئے اور اپنے

وطن کو واپس لوٹے۔ لیکن مکہ معظمہ کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تکلیفیں مسلمانوں کو دی جارہی ہیں۔ یہ سن کر بہت قلق ہوا۔ پھر ان میں سے بعض حضرات وہیں سے حبشہ کو واپس ہو گئے۔ پہلی ہجرت کے بعد ایک بڑی جماعت نے جس میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں بتلائی جاتی ہیں متفرق طور پر ہجرت کی اور پہلی ہجرت حبشہ کی ہجرت اولی اور یہ دوسری ہجرت حبشہ کی ہجرت ثانیہ کہلاتی ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے حبشہ کو دونوں ہجرتیں کیں اور بعض نے صرف ایک ہجرت کی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ دونوں مرتبہ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

## مدینہ منورہ کو ہجرت

دوسری مرتبہ دونوں حضرات حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے۔ پھر وہاں سے مکہ معظمہ تشریف لے آئے اور اس کے بعد مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔

**اولاد:** حضرت رقیہؓ کے بطن سے صرف ایک صاحبزادہ تولد ہوا۔ جس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس صاحبزادہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عثمانؓ کے ایک صاحبزادہ کا نام اسلام سے پہلے عبداللہ تھا۔ اس کی وجہ سے ابوعبداللہ کنیت تھی۔ پھر جب حضرت رقیہؓ سے صاحبزادہ تولد ہوا تو اس کا نام بھی عبداللہ تجویز کیا اور اپنی کنیت ابوعبداللہ باقی رکھی۔

اس صاحبزادہ نے چھ برس کی عمر پائی اور جمادی الاول ۴ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت سید عالم ﷺ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور حضرت عثمانؓ نے قبر میں اتارا۔ وفات کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرغ نے ان کی آنکھ میں ٹھونگ ماردی جس کی وجہ سے چہرہ پر ورم آ گیا۔ مرض نے ترقی کی۔ حتیٰ کہ راہی ملک بقا ہو گئے۔ حضرت عبداللہؓ کے بعد حضرت رقیہؓ کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

**وفات:** حضرت رقیہؓ نے ۲ ہجری میں وفات پائی۔ یہ غزوہ بدر کا زمانہ تھا۔ حضور اقدس ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت رقیہؓ بیمار تھیں۔ ان کی تیمارداری کے لئے آپ ﷺ حضرت عثمانؓ کو چھوڑ کر روانہ ہوئے اور چونکہ آپ ﷺ کے ارشاد سے انہوں نے غزوہ بدر کی شرکت سے محرومی منظور کی تھی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان کو اس مبارک غزوہ میں شریک ہی مانا اور مال غنیمت میں ان کا حصہ بھی لگایا۔

جس روز حضرت زید بن حارثہؓ فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔ اسی روز حضرت رقیہؓ نے وفات پائی۔ ابھی ان کو دفن کر ہی رہے تھے کہ اللہ اکبر کی آواز آئی۔ حضرت عثمانؓ نے حاضرین سے پوچھا یہ تکبیر کیسی ہے؟۔ لوگوں نے توجہ سے دیکھا تو نظر آیا کہ حضرت زید بن حارثہؓ سید عالم ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہیں اور معرکہ بدر سے مشرکین کی شکست اور مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری لے کر آئے ہیں۔ حضرت رقیہؓ کے جسم مبارک پر سوزش والے آبلے اور زخم پڑ گئے تھے۔ اسی مرض میں وفات پائی۔ سید کونین ﷺ غزوہ بدر کی شرکت اور مشغولیت کی وجہ سے ان کے دفن میں شریک نہ ہو سکے تھے۔

## حضرت ام کلثومؓ

حضرت سید عالم ﷺ کی تیسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ تھیں۔ ان کا عتیبہ بن ابی لہب سے نکاح ہوا تھا۔ ابھی رخصتی نہ ہونے پائی تھی کہ ماں باپ کے کہنے سے اس نے حضرت ام کلثومؓ کو طلاق دے دی۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کو ایک ساتھ طلاق ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کردیا اور حضرت ام کلثومؓ کا نکاح اس کے بعد کسی سے نہیں کیا۔ حتیٰ کہ جب حضرت رقیہؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمانؓ سے ام کلثومؓ کا بھی نکاح فرمادیا۔ یہ نکاح مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت عثمانؓ کو یہ شرف امتیازی حاصل ہے کہ ان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور اقدس ﷺ کی دو صاحبزادیاں رہیں۔ اسی لئے ان کو ذوالنورین (یعنی دونور والے) کہتے ہیں۔

**ہجرت:** آنحضرت ﷺ نے جب مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تھی تو اپنے گھر والوں کو مکہ معظمہ ہی میں چھوڑ گئے تھے اور آپ کے رفیق خاص حضرت ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ پہنچ کر دونوں حضرات نے آدمی بھیج کر اپنے اپنے کنبہ کو بلوالیا۔ قافلہ میں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ بھی تھیں۔

## حضرت عثمانؓ سے عقد

حضرت رقیہؓ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی حضرت حفصہؓ بیوہ ہوگئی تھیں جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہؓ تھے۔ میدان جہاد میں ان کے زخم آگیا۔ اسی کے اثر سے وفات پائی۔ حضرت حفصہؓ کے نکاح کے لئے حضرت عمرؓ فکرمند تھے۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت عثمانؓ سے تذکرہ کیا اور ان سے کہا کہ میری لڑکی سے تم نکاح کرلو۔ انہوں نے جواب دیا کہ سردست میرا ارادہ نہیں ہے۔ نیز حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے وہی بات کہی جو حضرت عثمانؓ سے کہی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ خاموش ہوگئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ جس کی وجہ یہ تھی حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ﷺ حضرت حفصہؓ سے نکاح فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جب آنحضرت ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ عمرؓ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح عثمانؓ سے کرنا چاہا اور وہ خاموش ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا عثمانؓ کے لئے ایسی عورت نہ بتادوں جوان کے لئے حفصہؓ سے بہتر ہے اور کیا حفصہؓ کے لئے ایسا شوہر نہ بتادوں جوان کے لئے عثمانؓ سے بہتر ہے۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو اپنے نکاح میں لے لیا اور حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کردیا۔

حضرت رقیہؓ کی وفات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ غمگین اور رنجیدہ ہیں۔ آپ نے سوال فرمایا کہ میں تم کو رنجیدہ کیوں دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا مجھ سے زیادہ کسی کو مصیبت پہنچی ہوگی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی جو میرے نکاح میں تھی اس کی وفات ہوگئی جس سے میری کمر ٹوٹ گئی اور میرا جو آپ ﷺ سے رشتہ دامادی تھا وہ نہیں رہا۔ یہ باتیں ہو ہی رہیں تھی کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ

اے عثمانؓ لو یہ جبرائیل علیہ السلام آئے ہیں اور اللہ کی طرف سے مجھ کو حکم دے رہے ہیں کہ تم سے تمہاری متوفی بیوی کی بہن ام کلثومؓ کا اسی مہر پر نکاح کردوں جو تمہاری بیوی کا تھا اور تم اس کو اس طرح رکھو جس طرح خوشگواری کے ساتھ اس کی بہن کو رکھتے تھے۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کردیا۔ یہ نکاح ربیع الاول ۳ ہجری میں ہوا اور رخصتی جمادی الثانی ۳ ہجری میں ہوئی۔ حضرت ام کلثومؓ نے چھ برس حضرت عثمانؓ کے نکاح میں رہ کر ملک بقا کا سفر اختیار کیا اور ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

**وفات:** حضرت ام کلثومؓ نے ۹ ہجری ماہ شعبان میں وفات پائی۔ حضرت ام عطیہؓ اور حضرت اسماء بنت عمیسؓ اور بعض دوسری صحابیاتؓ نے ان کو غسل دیا اور آنحضرت ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت لیلیٰ بنت قانفؓ فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں سے تھی جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت ام کلثومؓ کو غسل دیا۔ غسل کے بعد آنحضرت ﷺ سے کفن لے کر ان کو ہم نے کفن دیا۔ کفن کے کپڑے آپ کے پاس تھے۔ آپ دروازہ کے پاس سے ہم کو دیتے رہے۔ دفن کے لئے جب جنازہ قریب لایا گیا تو سید عالم ﷺ نے حاضرین سے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رات کسی عورت سے مباشرت نہ کی ہو؟۔ حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں ایسا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم قبر میں اتر جاؤ۔ چنانچہ وہ قبر میں اترے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کی آنکھوں سے اس وقت آنسو جاری تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ قبر میں اتارنے میں حضرت علیؓ اور حضرت فضلؓ اور حضرت اسامہؓ بھی شریک تھے۔

## ختم نبوت کانفرنس سکرنڈ

۲۹؍دسمبر بروز جمعرات جامع مسجد مدینہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت قاری اسداللہ نے کی۔ مولانا علی احمد چنہ نے نظم پڑھی۔ مولانا مفتی زین العابدین، مولانا علی نواز نے بیانات کئے۔ پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور مولانا احسان اللہ نے بیان کیا۔ اس کے بعد عالمی مجلس کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا خصوصی خطاب ہوا۔ پھر بعد نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خصوصی خطاب ہوا۔ کانفرنس کا اختتام سہ پہر ساڑھے تین بجے ہوا۔ دعا سید علی اکبر شاہ سجادہ نشین درگاہ شریف پیرزاکری نمبر۲ نے کرائی۔ اور حاضرین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اردو اور سندھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی احمد خان چانڈیو نے فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولوی محمد ہارون کھوڑو نے انجام دیئے۔

## احمد پور شرقیہ میں خطبات جمعۃ المبارک

۲۳؍جنوری شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے احمد پور کی مختلف مساجد میں ختم نبوت کے مقدس عنوانات پر جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے۔ جس سے ہزاروں مسلمانوں نے استفادہ کیا۔ انتظامات شیر محمد قریشی اور ان کے صاحبزادوں نے کئے۔

# تبلیغی جماعت کے رہنماء حضرت واصف منظورؒ کی رحلت

مولانا سید محمد زین العابدین!

۱۲؍محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق ۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب عالمی تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنماء ومرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا سعید احمد خانؒ کے دست راست، امیر پاکستان حضرت الحاج محمد عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم کے معتمد خاص، شیخ طریقت حضرت سید رضی الدین احمد فخریؒ کے خلیفہ مجاز جانشین، سینکڑوں علماء وطلباء اور عوام الناس کے مرشد، سلسلہ چشتیہ، صابریہ، امدادیہ کے مشہور بزرگ پیر طریقت حضرت الحاج واصف منظورؒ عالم فانی سے عالم جاودانی کو عازم سفر ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۰ ان للّٰہ ماأخذ وله ما أعطی وكل شئ عنده بأجل مسمّٰی!

حضرت الحاج واصف منظورؒ ۱۹۵۲ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ مختلف اداروں میں عصری فنون حاصل کئے۔ طبیعت اور مزاج میں دینداری تو شروع سے ہی تھی۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ کی زیر امارت تبلیغی جماعت سے منسلک ہوگئے اور ساتھ ہی حضرت مولانا سعید احمد خانؒ سے بیعت بھی ہوگئے۔ تقریباً دس سال حضرت مولاناؒ سے بیعت وارادت کا تعلق رہا اور مسلسل حضرت مولاناؒ کی خدمت میں رہے۔ حضرت مولانا سعید احمد خانؒ کی وفات کے بعد سلسلہ چشتیہ صابریہ امدادیہ کے مشہور بزرگ پیر طریقت حضرت سید رضی الدین احمد فخریؒ سے آپ بیعت ہوگئے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل حضرت فخریؒ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ مگر آپ نے تواضعاً شیخ سے عرض کیا کہ میں اگر خلافت لے لوں گا اور خانقاہی سلسلہ میں لگوں گا تو تبلیغ کا کام رہ جائے گا۔ لیکن حضرت الحاج محمد عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ آپ خلافت لے لیں۔ انشاء اللہ! اللہ پاک آپ سے دونوں کام لیں گے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ حضرت الحاج واصف منظورؒ ایک طرف بہترین داعی ومبلغ تھے کہ خلق خدا آپ سے نفع اٹھاتی تھی۔ تو دوسری طرف آپ کامل پیر طریقت تھے اور سالکین طریقت آپ سے دوائے دل لے جاتے تھے اور اس سے اپنی روحانی بیماریوں کا علاج کرتے تھے۔ آپؒ سے بلا امتیاز علماء وطلباء اور عوام الناس سب ہی بیعت تھے۔ خود راقم کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی کے کئی اساتذہ وعلماء آپ سے بیعت تھے۔ آپ کی جامع مسجد سی. پی برار کالونی بلاک نمبر۳ بہادرآباد کی منگل کے دن کی اصلاحی مجلس لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی تھی۔ خود آپؒ باقاعدہ عالم نہ تھے۔ لیکن علماء کرام کا اتنا احترام کرتے تھے کہ اگر علماء آپ کی مجلس میں آئے تو آپؒ ان کے لئے تکئے لگواتے۔ ان کی آؤ بھگت کرتے وہ کہتے بھی کہ حضرتؒ ہم اپنی اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ آپؒ فرماتے کہ آپ حضرات کی اصلاح اسی میں ہے۔ ہفتے میں آپ کی کئی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ علماء کے لئے طلباء کے لئے عوام الناس کے لئے۔ سی. پی برار مسجد کراچی میں، فاروقی مسجد جمشید روڈ

میں اپنے شیخ کی خانقاہ میں اس کے ساتھ تبلیغی مراکز میں بھی بیانات ہوتے تھے اور تبلیغی اسفار بھی ہوا کرتے تھے۔ آخر میں تو حضرت الحاج محمد عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم کے اسفار میں ان کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ غرضیکہ آپ کی پوری زندگی دینی کاموں میں گزری، آپؒ تبلیغ کے پاکستانی شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ آپؒ میں عاجزی اور تواضع بھی انتہاء کو تھی۔ فرمایا کرتے تھے اپنے مریدوں سے کہ تبلیغی مراکز میں مجھ سے مصافحہ مت کیا کرو۔ ایک بار ہم سو علماء بنوری ٹاؤن کے جو کہ ایک سال کے لئے تبلیغ میں چل رہے ہیں۔ کورائے ونڈ مرکز میں جمع کر کے حضرت نے بیان فرمایا اور اس میں فرمایا کہ جو آدمی علماء سوء کے بارے میں بھی کچھ کہے گا۔ اسے اللہ دینی کاموں سے محروم کر دیں گے۔ عوام کو میں کہتا ہوں کہ علماء کا بے حد احترام کریں۔ لیکن علماء کے دل میں یہ بات نہیں آنی چاہئے کہ ہمارا احترام کیا جائے۔ پھر فرمایا کہ اس وقت کامل خانقاہی سلسلے کی قلت ہے تو جو شخص تبلیغ میں اس طرح سے وقت لگائے کہ ہر ملنے والے آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ اس کی صحیح اصلاح ہوسکتی ہے۔

گذشتہ تین سال سے آپؒ بیمار چلے آرہے تھے۔ مگر آخری دنوں میں یہ مرض شدت اختیار کر گیا اور اس سال آپؒ حج کی سعادت بھی حاصل نہ کر سکے۔ جب کہ ۱۹۸۰ء سے آپ ہر سال حج کو جایا کرتے تھے۔ اس دفعہ بھی حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ مگر مرض کے بڑھ جانے کی وجہ سے حج سے پہلے ہی واپسی ہوگئی اور آخر میں تو خون کی کمی کی وجہ سے یہ حالت ہوگئی تھی کہ جسم پر ہاتھ پھیرا جائے تو نشان پڑ جائے۔ اسی حالت میں ۸؍ستمبر کو بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں انتقال کر گئے۔ بلاشبہ آپ کی رحلت سے، حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد ہارون کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد انعام الحسن کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ، حضرت مولانا سعید احمد خانؒ، حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ اور حضرت مولانا طاہر شاہؒ کی وفیات کے صدمات تازہ ہوگئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام حضرات کے درجات بلند فرمائے اور عالمی تبلیغی جماعت کو قائم ودائم رکھے۔ جمعرات کے دن آپؒ کی نماز جنازہ جامعہ دارالعلوم کراچی کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی۔ بلاشبہ آپ کے جنازہ میں ایک عظیم خلقت موجود تھی۔ آپ کے جنازہ کے مجمع کو دیکھ کر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ مجمع کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اللہ نے آپؒ کی دینی خدمات کو قبول فرمالیا ہے۔ نماز جنازہ کی امامت حضرت مولانا محمد احسان الحق صاحب دامت برکاتہم (استاذ حدیث مدرسہ عربیہ رائے ونڈ و نائب امیر پاکستان عالمی تبلیغی جماعت) نے فرمائی۔

بعدازاں آپ کو جامعہ دارالعلوم کراچی کے قبرستان میں آپ کے شیخ حضرت سید رضی الدین احمد فخریؒ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ چونکہ ڈاکٹروں نے آپؒ کو کہا تھا کہ اگر آپ نکاح کریں گے تو آپ کی بینائی چلی جائے گی۔ اس لئے آپ نے تاحیات نکاح نہیں فرمایا تھا۔ اس لئے آپ نے پسماندگان میں ۶ بھائی اور ۲ بہنیں سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کے ساتھ رضاء ورضوان کا معاملہ فرمائیں۔

نوٹ! حضرتؒ کے خادم خاص ومعاون جناب حافظ بلال صاحب کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کو آپ کا صحیح جانشین بنائیں۔

# حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے سانحہ ارتحال پر

## حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کا تعزیتی پیغام!

محمد جاوید رنچوی!

ذیل کا یہ مضمون دفتر ملتان حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری کے حوالہ سے سعودی عرب سے بھجوایا گیا۔اس مضمون میں ایک ''اہم امر'' یہ ہے کہ اس میں دارالعلوم دیو بند میں حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمدؒ کے سن فراغت کی مصدقہ تفصیل دارالعلوم دیو بند کے دارالاہتمام سے حاصل کر کے شامل کی گئی ہے، پاکستان کے رسائل وکتب میں ''حضرت قبلہؒ'' کے سن فراغت کو اس کے علاوہ اگر کہیں درج کیا گیا ہے۔تو وہ اس مضمون میں مندرجہ تصدیق شدہ تفصیل کے مطابق کرنا ضروری ہے۔یہ مضمون عرصہ سے محفوظ تھا۔آج ۲رجنوری ۲۰۱۲ء کو حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، ملتان دفتر مرکز یہ تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔آپ نے ملاحظہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ بھی حضرت قبلہ کے دارالعلوم دیو بند میں دورہ حدیث شریف کے ہمدرس ہیں۔انہوں نے سن فراغت ۱۹۴۳ء فرمایا ہے جبکہ اس تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ سے بھی سن فراغت ۱۹۴۳ء بنتا ہے، جو سو فیصد درست ہے۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے مزید فرمایا کہ اس مضمون کو لولاک میں شائع کر دیا جائے تاکہ ریکارڈ ہو جائے آپ کے حکم کی تعمیل پر یہ مضمون شامل اشاعت ہے۔

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب ناظم مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہ نے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان (پاکستان) کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں آپ کی طویل خدمات کو سراہا۔

انہوں نے کہا کہ خواجہ صاحبؒ کئی دہائیوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔عالمی مجلس کے سرپرست ہونے کے علاوہ خانقاہ سراجیہ کندیاں کی جانب سے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر بنائی جانے والی ''ختم نبوت'' ویب سائٹ کے بھی سرپرست تھے جو اس موضوع پر نہایت قابل قدر اور عظیم معلوماتی ویب سائٹ ہے۔

تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے میدان میں کام کرنے والی تمام ہی مجالس اور تنظیموں کو آپ سے والہانہ عقیدت تھی اور آپ بھی ماشاءاللہ سرپرستی کا حق ادا فرماتے رہتے تھے۔آپ کے دور امارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نے ملک و بیرون ملک میں علمی، قلمی اور تبلیغی بے شمار عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔

دور حاضر میں آپ ایک صاحب نسبت بزرگ مانے جاتے تھے ’’کندیاں‘‘ میں خانقاہ سراجیہ کے نام سے آپ کی مشہور خانقاہ ہے جس سے ملک و بیرون ملک کے لاکھوں عقیدت مند وابستہ ہیں۔

خواجہ صاحب موضع ڈنگ ضلع میانوالی میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ عصری تعلیم اپنے علاقے میں پائی۔ لیکن درمیان میں ہی اسے چھوڑ کر دینی تعلیم مدرسہ تعلیم الدین ڈابھیل میں حاصل کرنے کے بعد تفسیر و حدیث کی تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور شعبان ۱۳۶۲ھ مطابق اگست ۱۹۴۳ء میں فراغت پائی۔

آپ کے والد محترم کا نام خواجہ محمد عمرؒ تھا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے بعد آپ عالمی مجلس کے امیر منتخب ہوئے اور وفات تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ مختصر علالت کے بعد مقامی ہسپتال میں کچھ دنوں ایڈمٹ رہے۔ ۶؍مئی ۲۰۰۹ء کی شب ۸ بجے کے قریب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اگلے دن ۲؍بجے کے قریب آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سرکاری حکام اور علماء کے ایک جم غفیر نے شرکت کی۔

محترم جناب قاری رفیق احمد صاحب مدظلہ مقیم حال جدہ سعودیہ عربیہ کے ذریعہ وفات کے دس منٹ بعد ہندوستان خبر پہنچی۔ مولانا گورکھپوری مدظلہ کی تحریک پر وفات کی خبر ملتے ہی دارالعلوم دیوبند اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند سے ملحق ہندوستان کی تمام مجالس میں حضرت موصوف کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔

مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہ نے اپنے پیغام میں حضرت مرحوم کے پسماندگان، صاحبزادگان مولانا عزیز احمد، مولانا خلیل احمد، جناب رشید احمد، جناب سعید احمد، جناب نجیب احمد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران بطور خاص حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہم سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے تمام مدارس و مساجد کے ذمہ داران سے حضرت مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل کی ہے۔ خانوادہ کے ساتھ عالمی مجلس کے لئے یقیناً یہ بڑا صبر آزما موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین!

حسب درخواست حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری مدظلہ دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند کے ذریعہ دفتر تعلیمات دارالعلوم دیوبند سے حضرت خواجہ صاحبؒ کے داخلہ، نیز اساتذہ و کتب کی جو تفصیلات دستیاب ہوئی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:

شمار داخلہ نمبر ۲۶...... نمبر داخلہ پختہ ۱۰۴۶۲

نام...... خان محمد ابن ملک خواجہ عمر خان صاحب...... قومیت تلوکر...... عمر وقت داخلہ ۲۲ سال...... پیشہ زراعت

ساکن...... ڈنگ...... پوسٹ و تھانہ کندیاں...... اسٹیشن کندیاں...... ضلع میانوالی...... صوبہ پنجاب

تاریخ داخلہ...... ۱۰؍شوال المکرم ۱۳۶۱ھ...... (۲۰؍اکتوبر ۱۹۴۲ء)

حلیہ...... کشیدہ قامت...... رنگ سانولا...... کتابی چہرہ...... فراخ پیشانی...... پیوستہ ابرو...... جسم متوسط...... باریک بینی...... سر پر بال رکھا ہے...... ریشداری اندام

دارالعلوم غوثیہ جامع مسجد......(بھیرہ)......پنجاب سے پڑھ کر آئے

وقت داخلہ کیا پڑھ رہے تھے:

جلالین شریف......مشکوٰۃ شریف......مقامات......ہدایہ اولین......ملاحسن......میبذی......شرح عقائد

حدیث شریف کی تعلیم جن اساتذہ سے پائی:

| | | |
|---|---|---|
| بخاری شریف | ...... | حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ بعد نماز عشاء |
| مسلم شریف | ...... | حضرت مولانا فخرالحسن صاحبؒ |
| ابوداؤد شریف | ...... | حضرت مولانا بشیر احمد صاحبؒ |
| نسائی شریف | ...... | حضرت مولانا ریاض الدین صاحبؒ بعد نماز فجر |
| ابن ماجہ شریف | ...... | حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ بعد نماز عصر |
| طحاوی شریف | ...... | حضرت مولانا ریاض الدین صاحبؒ |
| شمائل ترمذی شریف | ...... | حضرت شیخ الادبؒ |
| موطا امام مالکؒ | ...... | حضرت مولانا فخرالحسن صاحبؒ خارج میں |
| موطا امام محمدؒ | ...... | حضرت مولانا شمس الدین صاحبؒ جمعہ کے دن |

۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ میں اسناد حاصل کرنے کی درخواست پیش کی ہے

بقلم جناب منشی سید اسعد حسین صاحب منصرم دفتر تعلیمات دارالعلوم دیوبند......۲۴ر جمادی الاول ۱۴۳۱ھ!

## مرکزی مبلغین حضرات کے نوابشاہ کی مساجد میں بیانات

۲۷ر دسمبر کو بعد نماز عشاء جامع مسجد سوسائٹی میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے درس قرآن دیا۔ ۲۸ر دسمبر بعد نماز فجر جامع مسجد باب رحمت منوں آباد میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان کیا۔ ۲۸ر دسمبر کو حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ باب البرہان منوں آباد میں طلباء اور علماء کو بیان کیا۔ ۲۸ر دسمبر کو حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے جامعہ دارالعلوم نواب شاہ کے طلباء اور علماء سے ایک گھنٹہ بیان کیا۔ ۲۸ر دسمبر کو بعد نماز عشاء جامع مکی مسجد مریم روڈ لائن پار نواب شاہ میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا تفصیلی بیان ہوا۔

۲۹ر دسمبر کو بعد نماز فجر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیا۔ ۲۹ر دسمبر کو صبح نو بجے سے دس بجے تک جامعہ عزیزیہ حسینیہ روڈ کے علماء اور طلباء سے حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے بیان فرمایا۔ ۳۰ر دسمبر کو بعد نماز فجر جامع مسجد کبیر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیا۔ جمعہ کے بیانات میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مکی مسجد لائن پار نواب شاہ میں خطبہ جمعہ کا خطاب کیا۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد باب الریان غلام رسولشاہ کالونی نواب شاہ میں جمعہ کا خطاب کیا اور مولانا تجمل حسین نے کبیر مسجد نواب شاہ میں جمعہ کا بیان کیا۔

# دہلی کے بعد لندن میں بھی قادیانیوں کی قرآن نمائش پر پابندی لگ گئی!

مولانا شاہ عالم گورکھپوری!

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کادیانیوں (صحیح لفظ چھوٹی کاف سے ہے) نے ’’قرآن نمائش‘‘ کے عنوان سے ایک منصوبہ بند کھیل دہلی میں کھیلنا چاہا اور اس کے لئے گذشتہ ماہ اکتوبر ۲۰۱۱ء میں کانسٹی ٹیوشن کلب کے ایک انتہائی مہنگے ’’اسپیکر ہال‘‘ کو ایک سکھ ممبر اسمبلی کے ذریعہ تین دن کے لئے بک بھی کرالیا لیکن ان کا یہ کھیل اس وقت بگڑ گیا جب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر ہندوستان کے مسلمان اس سازش کے خلاف متحرک ہوگئے اور بالآخر حکومت کو Stop کا بورڈ لگا کر پروگرام ہال کو سیل کرنا پڑا۔

قادیانیوں نے اپنے جس گھناؤنے منصوبے کو ’’قرآن نمائش‘‘ کے نام سے انجام دینے کی سازش تیار کی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ دنیا بھر کے مسلمان کسی قیمت پر کادیانیوں کو مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں اس لئے خود کو مسلمان جتلانے کے لئے ہندوستان کی جمہوری حکومت میں انہیں ایک راستہ یہ نظر آیا کہ کچھ زرخرید حکومتی اہل کاروں کو اعتماد میں لے کر خود کو حکومت کی نظر میں نہ صرف یہ کہ مسلمان بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر خود کو مسلمانوں کا نمائندہ باور کرایا جائے

اور اس مقصد کی تکمیل میں ’’قرآن نمائش‘‘ (Quran Exhibition) کا عنوان کچھ زیادہ ہی موثر ثابت ہوگا۔ چنانچہ اسی غرض سے انھوں نے بے دریغ پیسہ بہایا۔ اور ایسے ممبران پارلیمنٹ کو جو کادیانیوں کے حقائق سے پوری واقف نہ ہوں اپنے پروگرام میں شریک کرنے کی غرض سے مذکورہ اسپیکر ہال بک کرالیا۔

قرآن نمائش اور اس کے پیغام کو عام کرنے اور دوسری قوموں تک پہنچانے کا عمل یقیناً ایک نیک اور مقدس عمل ہے اور مسلمان تو اس معاملے میں اس قدر حساس ہے کہ اگر بدھسٹ، ہندو، سکھ، پارسی غرض کوئی بھی دیگر مذہب کے لوگ قرآن پاک کا اسٹال لگانا چاہیں یا اس کو نمائش کے لئے ادب واحترام کے ساتھ پیش کرنا چاہیں تو ہندوستان کے مالدار مسلمانوں کو چھوڑیئے؛ کتنے ایسے غریب مسلمان آپ کو مل جائیں گے جو مفت میں اپنے پیسے سے قرآن مجید کے نسخے فراہم کردیں گے بلکہ اپنے وقت کی بھی قربانی دیں گے۔ دہلی کے بعض ناشرین ایسے بھی ہیں جنھوں نے ایک سو سے زائد مختلف سائزوں اور خوبصورت سے خوبصورت ڈیزائنوں میں اور قیمتی سے قیمتی اوراق میں قرآن مجید کی طباعت کو بطور دینی خدمات، سرانجام دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم ناشر جو قرآن مجید پر ایمان نہ رکھتا ہو اور خود کو اس طرح کے پروگرام کے بہانے قرآن مقدس کا نمائندہ باور کرانے لگے تو ادنی درجے کا مسلمان بھی اس کو برداشت نہیں کرے گا۔ کیوں کہ قرآن کی نمائش ایک علیحدہ عمل ہے اور خود کو قرآن کا نمائندہ باور کرانا ایک دوسرا عمل ہے ’’قرآن مجید کی نمائش‘‘ کا حق کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو حاصل ہے بشرطیکہ وہ قرآن مجید کے ادب واحترام کا جو حق ہے وہ ادا کرے۔ لیکن مسلمانوں یعنی قرآن مجید پر ایمان لانے والوں کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کو اس کا حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ خود کو قرآن مجید کا نمائندہ بتائیں۔ اگر ایسا کیا جائے تو فتنہ و

فساد کا دروازہ کھل جائے گا اور پھر قرآن مجید کی اور اس کے حقوق کی حفاظت نہ صرف یہ کہ مشکل ہو جائے گی بلکہ اس طرح قرآن مجید بازیچہ اطفال بن کر رہ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ جب کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند کو کادیانیوں کی اس سازش کی اطلاع ہوئی تو بلا کسی تاخیر کے مجلس کے ذمہ داران نے اس کو بے نقاب کرنے کی مستقل تحریک چھیڑ دی اور دہلی جامع مسجد کے امام جناب مولانا احمد بخاری صاحب، سابق اقلیتی کمیشن کے چیر مین کمال احمد فاروقی وغیرہ نے تو اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ اپنی گرفتاری بھی پیش کردی کیوں کہ کادیانی جو مرزا غلام کادیانی کو مہدی، مسیح اور نبی مانتے ہیں ان کا ایمان قرآن مجید پر نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی اسلامی اصول کی روشنی میں وہ مسلمان کہلانے کے حق دار ہو سکتے ہیں، پھر انھیں ''قرآن نمائش'' کے عنوان سے قرآن مجید یا مسلمانوں کا نمائندہ کہلانے کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے!۔ ہاں اگر اس عمل میں کادیانی مخلص ہیں اور مرزا کادیانی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے تو دیگر غیر مسلموں کی طرح پہلے وہ خود کو غیر مسلم تسلیم کریں اور اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان کریں اور پھر قرآن نمائش کا پروگرام عمل میں لائیں تو وہ دیکھیں گے کہ ہر مسلمان اس عمل میں ان سے آگے ہوگا اور جامع مسجد کے کھلے میدان میں انھیں جگہ دی جائے گی۔ لیکن یاد رکھئے کادیانی ایسا کبھی نہیں کرسکیں گے اور ہرگز نہیں کریں گے کیوں کہ ان کے مذموم مقاصد کا اس نیک عمل سے کوئی لینا دینا نہیں۔ انھیں تو اسلام دشمن قوتوں کے سہارے خود کو قرآن مجید کا خادم اور نمائندہ جتلا کر قرآن مجید کو (نعوذ باللہ) بچوں کا کھیل تماشا بنانا ہے۔

اس نیک عمل میں روزنامہ صحافت دہلی کا رول بھی قابل تحسین رہا کہ اس نے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیو بند کی آواز میں ایسی قوت پیدا کردی جس نے حکومت کے کان کھول دیئے اور حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے کادیانیوں کے دکھاوے کے ''قرآن نمائش'' پر بروقت روک لگا کر پروگرام ہال کو سیل کر کے stop کا بورڈ لٹکا دیا۔ اس طرح خود کو مسلمان باور کرانے یا قرآن مجید کا نمائندہ جتلانے کی کادیانی منصوبہ بندی خاک میں مل گئی۔

خدائی قدرت کا ایک اور کرشمہ کہئے یا قرآن مجید کا زندہ معجزہ کہ اس معاملہ میں کادیانیوں کے سرپرست اعظم برٹش حکومت نے بھی لندن میں اپنی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اور واضح لفظوں میں یہ پیغام دے دیا کہ کادیانی ایسی سازشیں نہ رچائیں جس سے خود حکومت مصیبت میں مبتلا ہو جائے۔

لندن سے موصولہ حالیہ خبروں کے مطابق، ہندوستان میں اپنی ناکامی دیکھ کر کادیانیوں نے ایک بار پھر سازش رچائی کہ اس منصوبہ کو اپنے آقاؤں کی گود لندن میں پہلے انجام دیا جائے تاکہ یہاں سے جب ''قرآن نمائش'' کے پروگرام کی خبریں نشر ہوں گی تو مسلمانوں کی نمائندگی کا لندنی سرٹیفکٹ ہندوستان اور دیگر جمہوری ممالک میں بھی کام آئے گا اور ہندستانی حکومت، برطانوی سرٹیفکٹ سے مرعوب ہوکر کم از کم آئندہ کے لئے اجازت تو دے ہی دے گی۔ مگر خدائی انتظام دیکھئے کہ لندن کے ''ڈیوزبری'' شہر میں ۳ دسمبر ۲۰۱۱ء میں جیسے ہی کادیانیوں نے ''قرآن نمائش'' کا اعلان کیا، مسلمان مشتعل ہو گئے اور وہاں بھی مسلمانوں کے احتجاج کو منصفانہ احتجاج سمجھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے کادیانیوں کے پروگرام پر روک لگادی اس طرح ''باوا اعظم'' کی گود میں بھی ان کی ساری منصوبہ بندی

خاک میں مل گئی۔ کادیانیوں نے کافی واویلا مچایا مگر حکومت نے ایک نہ سنی اور کھلی آنکھوں سے لندن کے غیرمسلم اور مسلمان یہ نظارہ دیکھتے رہے کہ کادیانی، مرزاغالب کے ایک شعر پر تضمین کرتے اور اپنی ذلت ورسوائی کے ترانے گاتے ہوئے اپنے اصل ہیڈکوارٹر حیفا (اسرائیل) میں شکایت لے کر پہونچ گئے کہ:

ذلیل و خوار تو دنیا میں ہم پہلے بھی تھے لیکن
بڑے بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

نکلنا ہند سے ذلت میں سہتے آئے تھے لیکن
تیرے لندن سے بھی بے آبرو ہوکر کے ہم نکلے

حکومتی سطح پر کادیانیوں کے نمائشی پروگرام کو مسترد کرنے اور حکومت کے کسی بھی اہل کار کے شریک نہ ہونے سے دانشوروں کا یہ تجزیہ ہے کہ برٹش حکومت نے کادیانیوں کو مسلمانوں کا یا قرآن کا نمائندہ ماننے سے انکار کردیا اور انصاف کا جو تقاضا تھا اس کو پورا کیا ورنہ اس بات کا شدید خطرہ تھا کہ حکومت کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا اور ہندوستانی حکومت جس مصیبت سے بچ نکلی تھی، کادیانی اسی مصیبت میں برطانوی حکومت کو مبتلا کردیتے اور عالمی سطح پر یہ اس کے لئے دردسری بن جاتا۔

لیکن اس موقع سے ہندوستانی حکومت کے ارباب حل وعقد کو اپنے اُس اہل کار کا نوٹس ضرور لینا چاہئے جس نے دہلی میں کادیانیوں کے پروگرام میں شرکت کرکے اقلیتی کمیشن کے چیرمین جیسے باوقار سرکاری پوسٹ کو داغدار بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ گذشتہ دنوں بنگال کی ممتا حکومت کو اسی قسم کے مرض یعنی عثمان غنی کادیانی کو چیرمین بنانے کی غلطی سے کسی طرح نجات ملی تھی، ان پیش آمدہ حالات کی خطرناکی واضح ہونے کے باوجود کسی سرکاری اہل کار کا کادیانیوں کی سازش میں شریک ہونا حکومت کی جمہوریت پر داغ لگانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ مذہب کے نام پر کسی فتنہ کو ہوا دینا جمہوری حکومتوں کو زیب نہیں دیتا۔

کادیانیوں کو بڑھاوا دینے والے عناصر اور کادیانیوں کو بھی ہم یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر ان میں کچھ حق وصداقت ہے تو مرزا غلام کادیانی کی کتابوں، اور الہام، وحی کے نام پر اس کے خودساختہ منتروں کی نمائش کریں۔ انگلش اور ہندی زبان میں ''اسلامی قربانی'' نامی اس ٹریکٹ کا رسم اجرا کریں جس میں مرزا کو عورت اور خدا کو نعوذ باللہ قوت رجولیت کا اظہار کرتے دکھا گیا ہے۔ انگلش میں اس منتر کا ترجمہ کرکے ہمارے وزیراعظم کو پیش کریں جس میں مرزا کادیانی کے حیض آنے، پھر حاملہ ہونے اور پھر بچہ جننے جیسی کتھا کہانی لکھی گئی ہے۔ انگریزوں کی چاپلوسی میں مرزا کادیانی نے پچاس ہزار سے زائد جو کتابیں لکھی ہیں اُن کا ہندی وانگلش میں ترجمہ کراکے ہندوستانی ممبران پالیمنٹ کو پیش کریں۔ کیا بات ہے کہ مرزائی جن کتابوں کے نمائندے ہیں ان کا (Exhibition) نہیں کرتے اور جس کے وہ حقدار نہیں اس کے لئے بے تحاشہ روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں؟۔

(نوٹ) یادرہے کہ ڈیوزبری برطانیہ اور دہلی کے بعد برطانیہ کے ایک ہڈرسفیلڈ میں بھی قادیانیوں نے قرآن نمائش منعقد کرنا چاہی۔ وہاں کی دینی قیادت کے بھرپور احتجاج سے وہاں بھی قادیانیوں پر پابندی لگ گئی۔ فالحمدللہ!

# مولانا اللہ وسایا کی ایک قیصرانی سردار سے گفتگو!

قسط نمبر:۲

مولانا غلام رسول دین پوری!

اور آگے سورۂ فتح کی آیت کے تحت لکھا:

’’یہ وحی اللہ ہے:’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم‘‘اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

یہ تینوں عبارتیں بتلارہی ہیں اور مرزا قادیانی مذکورہ تینوں عبارتوں میں صرف نبوت ہی نہیں بلکہ تاکید در تاکید کے ساتھ رسالت کا دعویٰ بھی کر رہا ہے اور صرف نبوت ورسالت ہی نہیں بلکہ ختم نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس طرح کہ ’’میرا نام محمد رکھا گیا ہے۔‘‘ اب کون سا مسلمان ہے؟ جو یہ نہیں جانتا کہ قرآن پاک کی آیت میں ’’محمد رسول اللّٰہ ‘‘ سے مراد رحمت دو عالم ﷺ ہیں یا مرزا قادیانی؟ جاہل سے جاہل بھی یہی بتلائے گا کہ اس سے مراد حضور اقدس ﷺ ہیں۔

اب مرزا قادیانی سے سوال ہوا کہ جی کس طرح تیرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی؟ تو مرزا قادیانی نے کہا! ظلی طور پر اور بروزی طور پر۔ پھر سوال ہوا کہ ظل اور بروز کیا ہوتا ہے؟ تو مرزا قادیانی نے کہا۔ کیونکہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ (العیاذ باللہ) اس واسطے اگر میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو یہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کیونکہ محمد کی چیز محمد کو مل گئی۔ وہ بھی محمد میں بھی محمد۔ ان کے پاس بھی نبوت، میرے پاس بھی نبوت۔ کیونکہ حضور (ﷺ) کے بعد کوئی اور نہیں آیا۔ محمد ہی آیا ہے نا؟ اب ان دعاوی کے بعد مرزا قادیانی کہتا ہے:

’’غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۰۸)

خان صاحب! جیسے کوئی شخص فنافی اللہ ہو جائے تو وہ خدا نہیں بن جاتا۔ ایسے ہی کوئی شخص فنافی الرسول ہو جائے تو وہ رسول بھی نہیں بن جاتا۔ حضرات صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر کس نے حضور ﷺ کی خدمت واطاعت کی ہے؟ کسی ایک صحابیؓ نے بھی یہ نہیں کہا کہ میں حضور ﷺ کی اطاعت کر کے محمد رسول اللہ بن گیا ہوں۔ جب کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت یہ کہتی ہے کہ مرزا قادیانی فنافی الرسول ہونے کے تحت نبی بن گیا ہے۔ ایک اور عبارت دیکھیں:

’’گو ظلی طور پر پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی (یعنی مرزا قادیانی) اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔ مگر عیسیٰ بغیر مہر توڑنے کے آ نہیں سکتا...... اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹)

آگے لکھتا ہے:

’’اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

مطلب یہ ہے کہ میری وحی بھی قرآن پاک کی طرح تمام خطاؤں سے پاک اور میری وحی بھی قرآن پاک ہی کی طرح ہے۔ اس لئے میں بھی محمد رسول اللہ ہوں اور میری وحی بھی قرآن ہی ہے۔

پھر آگے لکھتا ہے:

’’اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۷، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

نیز لکھا:

’’میں بموجب آیت: ’’واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم‘‘ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

خان صاحب توجہ فرمائیں! مرزا قادیانی کی اس عبارت کا مطلب تو یہ ہوا کہ براہین احمدیہ بھی قرآن پاک کی طرح اللہ کی کتاب ہے۔ ہم جب گفتگو کرتے ہیں یا تحریر کرتے ہیں اور استدلال کا یا حوالہ دینے کا وقت آتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یوں فرماتے ہیں۔ ہم یوں نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف میں یوں فرمایا ہے یا یوں فرماتا ہے۔ ہم کبھی ایسے نہیں کہتے۔ لیکن مرزا قادیانی کا فریب دیکھو۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ’’براہین احمدیہ‘‘ میں میرا نام محمد رکھا اور احمد رکھا ہے۔ ہم مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے کہتے ہیں کہ اگر مان لیا جائے کہ ’’براہین احمدیہ‘‘ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے تو اس میں یہ مسئلہ بھی تو تو نے لکھا ہے کہ:

’’اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

پھر کیسے کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (العیاذ باللہ) فوت ہوگئے ہیں۔ خیر! آگے دیکھیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں (ﷺ) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

(حضرت نے خان صاحب کو مخاطب اور متوجہ کر کے فرمایا) خان صاحب! اس عبارت میں مرزا قادیانی نے ظل کا تصور پیش کیا ہے۔ ظل عربی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً آپ شیشے کے سامنے

کھڑے ہوں تو شیشے میں آپ کی تصویر نظر آئے گی۔ یہ تصویر آپ کا ظل ہے اور تم اصل ہو یہ مثال آپ نے سمجھ لی؟

خان صاحب...... جی ہاں! سمجھ لی۔ اگر شیشے کے سامنے سیف ہو تو تصویر سیف کی آئے گی ہوائی جہاز کی نہیں آئے گی۔

خان صاحب...... جی! بالکل سیف اور تتلی کی آئے گی۔

مولانا اللہ وسایا...... اب آپ سمجھیں! مرزا قادیانی کہتا ہے: ''میں ظلی طور پر نبی ہوں۔'' اس کا کیا معنی؟ (العیاذ باللہ! ثم العیاذ باللہ! نقل کفر کفر نباشد) اس کا معنی اور مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آئینے اور شیشے کے سامنے کھڑا کرو۔ اس میں جو تصویر نظر آئے وہ مرزا قادیانی ہے۔ (العیاذ باللہ)

خان صاحب! شیشے کے سامنے آپ کھڑے ہوں تو اس میں آپ کی تصویر آئے گی۔ میری تصویر نہیں آئے گی۔ وہ تصویر آپ کی ہوگی میری نہیں ہوگی۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں حضور (ﷺ) کا ظل ہوں۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی محمد رسول اللہ ہے۔

سردار صاحب...... (نے جواب دیتے ہوئے کہا) یہ تو غیر فطری عمل ہے۔

مولانا اللہ وسایا...... یہ قادیانی لوگوں کو بے وقوف بنانے کی خاطر یوں ہانک دیتے ہیں کہ جی وہ ظلی اور بروزی طور پر نبی تھا۔ (مزید سمجھانے کے لئے مولانا نے فرمایا) خان صاحب! ہماری قادیانیوں سے جب گفتگو یا مناظرہ ہوتا ہے تو اس میں الٹی سیدھی باتیں بھی ہو جایا کرتی ہیں۔ مثلاً میرا ایک جگہ ایک قادیانی سے مناظرہ ہوا۔ مناظرہ میں میں نے اس قادیانی سے کہا کہ مرزا قادیانی تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ (معاذ اللہ) تو فوراً اس قادیانی نے مجھے پنجابی شعر کا ایک مصرع ایک ٹکڑا سنایا۔

میں رانجھا رانجھا کردی رانجھا ہوگئی

آپ جانتے ہیں خان صاحب! شاعر کی شعر وشاعری سے عقائد ثابت نہیں ہوا کرتے۔

خان صاحب...... بالکل آپ سچ فرما رہے ہیں۔

مولانا اللہ وسایا...... شعر وشاعری کا عقائد سے کیا تعلق؟ کیونکہ وہ دنیا اور ہے اور یہ دنیا اور۔

خان صاحب...... جی بالکل۔

مولانا اللہ وسایا...... خان صاحب! اگر کوئی آدمی ہزار سال تک بھی دن رات ایک کر کے اللہ اللہ کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے تو وہ آدمی خدا نہیں بن جاتا۔

خان صاحب...... جی بالکل ایسے ہے۔

مولانا اللہ وسایا...... اور اسی طرح چھوٹا بچہ ابا، ابا کرتا رہے تو وہ کبھی باپ نہیں بن جاتا۔ بلکہ بیٹا ہی رہتا ہے اور اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن میں دس مرتبہ حضور ﷺ کی زیارت کرتے تھے۔ انہوں نے تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ حالانکہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی حضور ﷺ پر ایمان لائے۔ لیکن کبھی بھی محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ دعویٰ کیا۔

اچھا خیر! تو وہ قادیانی کہنے لگا نہیں جی۔

میں رانجھا رانجھا کردی رانجھا ہوگئی

میں نے جان کر اس موضوع کو تھوڑی دیر کے لئے مصلحتاً ملتوی کر دیا اور باتیں ہوتی رہیں۔لیکن میرے ساتھ کی سنگت پریشان ہوئی کہ چاہئے تھا مولوی صاحب (مولانا اللہ وسایا صاحب) یا تو اس موضوع کو نہ چھیڑتے۔ اگر بالفرض چھیڑا بھی ہے تو اسے کسی کنارے لگاتے۔آخر چلتے چلتے میں نے پھر وہی موضوع شروع کر دیا۔اس قادیانی کا نام تھا مجیب الرحمٰن غالباً اور یہ راولپنڈی کا رہنے والا تھا۔میں نے اس سے پوچھا تیرے والد کا کیا نام ہے؟ وہ قادیانی کہنے لگا کیوں جی؟ میرے والد کا نام پوچھ کر آپ کیا کریں گے؟ میں (مولانا اللہ وسایا) نے کہا اگر ہے تو بتادیں! اگر نہیں تو مجھ سے پوچھ۔میں تجھے اپنے والد صاحب کا نام بتاتا ہوں۔تو اس قادیانی نے کہا جی میرے والد صاحب کا نام ہے گل، میں نے کہا کوئی حرج نہیں۔اب میں نے نہ تو اس سے کوئی سوال کیا نہ کوئی جواب دیا۔ جب بات آئی گئی ہوگئی تو میں نے جیب سے تسبیح نکالی اور پڑھنی شروع کی۔(ایک ایک دانہ گراتا اور کہتا) گل، گل، گل، اب وہ سوچنے لگا کہ پتہ نہیں مولوی صاحب کو کیا ہوگیا ہے؟ کہیں پاگل تو نہیں ہوگئے اور میرے ساتھی بھی پریشان کہ پتہ نہیں ہمارے مولوی صاحب کو کیا ہوگیا ہے؟۔جب تسبیح پوری ہوئی سو(۱۰۰) کا عدد مکمل ہوا تو میں نے تسبیح نیچے رکھی اور کہا۔

میں گل گل کر کے گل ہوگیا

آج کے بعد میں تیرا باپ اور تو میرا بیٹا اور بیٹے باپ کے ساتھ مناظرہ نہیں کرتے۔بلکہ حلالی اولاد ماں باپ کی اطاعت کیا کرتی ہے۔مناظرے نہیں۔

قادیانی...... مولوی صاحب! اخلاق بھی کوئی چیز ہوا کرتی ہے۔

مولانا اللہ وسایا...... تو کہتا ہے کہ مرزا قادیانی حضورﷺ کی اتباع کر کے محمد رسول اللہ بن گیا۔میں تیرے والد کی اتباع کر کے تیرا والد نہیں بن سکتا؟ بندۂ خدا ساری کائنات کے سارے رشتے حضورﷺ کے نعلین مبارک پر قربان۔اگر تو اپنے والد کے لئے یہ فارمولا قبول نہیں کرتا۔تو پوری امت حضورﷺ کے لئے یہ (مرزائیوں والا) فارمولا کس طرح قبول کرے؟

مولانا اللہ وسایا...... (نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا) خان صاحب! آپ کو میں اب ایک اور حوالہ دکھانے لگا ہوں۔جسے دیکھ کر آپ حیران ہوں گے۔حوالہ سے قبل سنئے۔کسی نے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد سے سوال کیا کہ جب تم نبی الگ مانتے ہو تو کلمہ بھی الگ بناؤ؟۔جب تم نے اپنا نیا رسول مان لیا ہے تو کلمہ الگ کیوں نہیں بناتے؟۔مسلمانوں والا کلمہ کیوں استعمال کرتے ہو؟۔تو مرزا بشیر احمد نے جواب دیا کہ ہمیں الگ طور پر کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں۔کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے سے کلمہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی الگ نبی نہیں بلکہ خود محمد رسول اللہ ہے اور اس سے کلمہ طیبہ باطل نہیں ہوتا۔زیادہ سے زیادہ اس کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔یہ خلاصہ ہے۔اس کے

جواب کا اب براہ راست حوالہ دیکھیں۔ یہ دیکھیں کتاب جس کا نام ’’کلمۃ الفصل‘‘ ہے۔اس کے اوپر لکھا ہوا ہے۔ ’’ری ویو آف ریلیجز‘‘ یعنی دنیا کے مذہب پر نظر جلد نمبر۱۴ بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء، مطابق جمادی الاوّل وجمادی الثانی ۱۳۳۳ھ،اس کے ص۹۱ سے لے کر ص۱۸۴ تک کل ۹۳ صفحات ہیں اوراس کے اندر لکھا ہوا ہے۔ ’’کلمۃ الفصل دربارہ مسئلہ کفر و اسلام‘‘ (رقم زدہ حضرت صاحبزادہ مرزابشیر احمد صاحب، بی،اے) اس میں وہ اعتراض اور جواب ہے جس کا خلاصہ میں نے ابھی آپ کو سنایا۔ دیکھئے:

’’اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد مرزاصاحب بھی ایسے نبی ہیں کہ ان کا ماننا ضروری ہے تو پھر مرزاصاحب کا کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ...... نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النّبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں۔ ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے۔ مگر مسیح موعود (مرزامردود) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔‘‘

یہ عبارت کا ایک حصہ ہے۔ اب دوسرا حصہ ملاحظہ فرمائیں! اور یہ دوسرا جواب بھی ہے:

’’علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہیں: ’’صار وجودی وجوده‘‘ (کہ میرا وجود اس کا وجود ہے) نیز ’’من فرق بینی وبین المصطفیٰ فما عرفنی ومارأی‘‘ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النّبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ جیسا کہ آیت: ’’اٰخرین منھم‘‘ سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزامردود) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

اس وقت خان صاحب! ساری امت جو ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہمارا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بلاوجہ نہیں۔ خان صاحب! بھٹو صاحب مسلمان ضرور تھا لیکن کوئی مذہبی آدمی نہیں تھا۔ میری مراد مذہبی آدمی سے یہ ہے کہ وہ مولوی نہیں تھا۔

سردار صاحب...... جی بالکل! وہ تو ایک سیاسی آدمی تھا۔ آزاد آدمی تھا۔

مولانا اللہ وسایا...... بھٹو صاحب مذہبی آدمی تو نہیں تھا۔لیکن جب اس کے سامنے یہ چیز لائی گئی یعنی مرزا قادیانی کی اس طرح کی عبارتیں جو میں آپ کو دکھا رہا ہوں تو اس نے بھی کہہ دیا۔اب بس!اس پر کبھی صلح نہیں ہوسکتی۔کچھ ہوجائے اس پر اب صلح نہیں ہوسکتی۔

سردار صاحب...... بالکل ایسے۔

مولانا اللہ وسایا...... اب میں آپ کو اسی کتاب کا ایک اور حوالہ دکھاتا ہوں۔یہ اس کتاب کا ص۱۰۴ ہے۔اس پر یہ عبارت ہے:

’’اور جو آپ کی اتباع میں اس قدر آگے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زندہ تصویر بن جاوے۔تو بلا ریب ایسے شخص کا دنیا میں آنا خود نبی کریم کا دنیا میں آنا ہے اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں۔جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:’’صار و جودی وجوده ‘‘(دیکھو خطبہ الہامیہ)اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا۔جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا۔تا اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور’’ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله ‘‘کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد (ﷺ) کو اتارا۔‘‘

(کلمۃ الفصل ص۱۰۴،۱۰۵)

ان دعاوی کے بعد خان صاحب!بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے؟۔اب یہ دیکھیں!اسی کتاب کا ص۱۱۳ ہے۔اس میں مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کی ظلی اور بروزی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں۔دیکھئے:

’’وہ ناداں جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتا یا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے۔وہ ہوش میں آوے اور اپنے اسلام کی فکر کرے۔کیونکہ اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے......مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے۔پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

پھر جو آدمی مرزا قادیانی کو نہ مانے اس کے بارے میں مرزا بشیر احمد کا فتویٰ سنئے۔چنانچہ اسی کتاب کے ص۱۱۰ پر لکھتا ہے:

’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے۔مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے۔پر مسیح موعود (مرزا مردود) کو نہیں مانتا۔وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ

اسلام سے خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لئے ''اولائك هم الكافرون حقا'' فرمایا ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

خان صاحب! اس کا مطلب یہ ہوا کہ پوری دنیا کے مسلمان جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتے وہ نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

آگے چلیں! مرزا قادیانی نے جب ظلی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے اس کی نبوت پر اعتراض کیا کہ آج تک تو کوئی ظلی اور بروزی نبی دنیا میں نہیں آیا؟۔ تو اس کا جواب اسی کتاب کے ص۱۱۷ پر مرزا بشیرالدین نے یہ دیا:

''اب جس طرح رسول کا لفظ حقیقی اور مستقل نبیوں پر بولا جائے گا۔ اسی طرح ظلی اور بروزی نبی پر بھی بولا جائے گا۔ ورنہ اگر ظلی اور بروزی نبی کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بارہا نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ خدا نے تو اپنے کلام میں کبھی بھی ظلی یا بروزی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ صرف نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرتا رہا۔ پس اگر مسیح موعود کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو نعوذ باللہ سب سے پہلے ناجائز حرکت کرنے والا خود خدا ہے۔ مگر دراصل یہ سارا نفس کا دھوکہ ہے۔ کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبوتیں نبوت کی اقسام ہیں۔ اسی طرح ظلی اور بروزی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے۔ اگر ہم حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ صرف نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے نہ پکار سکیں۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۷)

سردار صاحب...... مولانا صاحب! ان حوالہ جات کو دیکھنے اور سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا قادیانی کو اور جو ڈگری دو کم از کم دے سکتے ہو۔ لیکن نبوت کی ڈگری اسے دی جائے اور کہا جائے کہ وہ نبی تھا۔ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن ایک بات مجھے سمجھاؤ کہ پھر ''خاتم النبیین'' میں ''خاتم'' کا معنی اور مطلب کیا ہوگا؟۔ جبکہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں اور قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔ اس سے ذرا پریشانی ہے کہ جب آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے آئیں گے؟ اور ان کا زندہ ہونا کیسے ہے؟۔

# انگریزی اخبارات میں قادیانیوں کی بے جا حمایت!

محمد متین خالد!

المیہ یہ ہے کہ پاکستان ایسی اسلامی نظریاتی مملکت میں بیشتر انگریزی اخبارات ورسائل اسلام اور نظریۂ پاکستان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں۔ آج تک ان کے خلاف حکومت یا کسی ادارہ نے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ یہ لوگ مغرب میں سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کی غیر معمولی پذیرائی دیکھ کر ایسے مضامین لکھتے ہیں اور اس کی آڑ میں بے پناہ مراعات حاصل کرتے ہیں۔

صد حیف کہ ایسے لوگ صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ قادیانی جماعت کے دوسرے گرو مرزا محمود نے 1952ء میں اپنی جماعت کو ہدایت کی تھی کہ ہمارا تناسب فوج میں دوسرے محکمہ جات سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے حقوق کی حفاظت پوری طرح سے نہیں ہوسکتی۔ اس لیے باقی محکمہ جات پولیس، ریلوے، فنانس، اکاؤنٹس، کسٹمز، انجینئرنگ وغیرہ تمام محکموں میں ہمارے آدمیوں کو جانا چاہیے۔ اس تحریک کو آگے بڑھاتے ہوئے 10 فروری 2006ء کو لندن کی قادیانی عبادت گاہ میں قادیانی جماعت کے پانچویں گرو مرزا مسرور نے دنیا بھر کے قادیانیوں کو ہدایت کی کہ وہ صحافت کا شعبہ اپنائیں۔ اس تحریک کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے ہاں انگریزی صحافت میں زیادہ تر قادیانیوں کا غلبہ ہے جو اسلام اور پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو منہدم کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

کوئی دن خالی نہیں جاتا جب کسی نہ کسی انگریزی اخبار میں آئین میں قادیانیوں کو تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے والی ترمیم واپس لینے، قانون ناموس رسالت اور حدود قوانین ختم کرنے، آئین سے قراردادِ مقاصد کو کالعدم قرار دینے، پاکستان کو ایک سیکولر مملکت بنانے، ناچ گانے کو سرکاری سرپرستی دینے، دینی مدارس پر پابندی لگانے، اسرائیل کو تسلیم کرنے، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو قومی ہیرو قرار دینے، تعلیمی نصاب سے اسلامیات کا مضمون ختم کرنے، بسنت اور ویلنٹائن ڈے قومی سطح پر منانے، سکولوں میں فیشن شو کرنے، نیو ائیر نائٹ منانے، گھر سے بھاگ کر شادی کرنے والے لڑکے لڑکی کو قانونی تحفظ دینے، اسقاطِ حمل کی اجازت دینے، کنڈوم کلچر کو فروغ دینے، شریعت اسلامیہ کو ناقابل عمل قرار دلوانے، جہاد کو دہشت گردی قرار دینے، ہم جنس پرستی کو فروغ دینے، طوائفوں کو جنسی ورکر قرار دینے، مشترکہ خاندانی نظام کو سبوتاژ کرنے، شراب پر پابندی ہٹانے، عارضی شادی کی اجازت دینے، بھارتی فلموں کی نمائش پر پابندی ہٹانے، آئین پاکستان سے اسلامی دفعات ختم کرنے، صدر اور وزیر اعظم کے لیے مسلمان ہونے کی شرط ختم کرنے، مردوں کی دوسری شادی پر پابندی لگانے، پاک بھارت کرنسی ایک کرنے، ایٹمی پروگرام ختم کرنے، پاک فوج کے موٹو جہاد، تنظیم، اتحاد کو تبدیل کرنے کے بارے میں کوئی نہ کوئی سٹوری یا مضمون شائع نہ ہوا ہو۔

ان Daily Express Tribune سب سے پیش پیش ہے۔ حال ہی میں اس اخبار نے

قادیانیوں کی حمایت میں یہ واویلا کیا ہے کہ قادیانی روزنامہ الفضل چناب نگر (ربوہ) کو شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اخبار کا کہنا ہے کہ اگر قادیانی روزنامہ الفضل اسلامی شعائر استعمال کرے تو اس پر مقدمہ درج ہو جاتا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔ ایکسپریس ٹرائی بیون کی انتظامیہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ قادیانی اخبارات و جرائد پر شعائر اسلامی استعمال کرنے کی پابندی خود اعلیٰ عدلیہ نے لگائی ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کی حمایت میں ان کا واویلا براہ راست توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔

سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی مسلسل شعائر اسلامی استعمال کرتے تھے۔ غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنی عبادت گاہ کو مسجد، مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے دوستوں کو صحابہ کرام، قادیان کو مکہ مکرمہ، ربوہ کو مدینہ، مرزا قادیانی کی باتوں کو احادیث مبارکہ، مرزا قادیانی پر اترنے والی خرافات کو قرآن مجید کی طرح خطاؤں سے پاک اور محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔

چنانچہ 26 اپریل 1984ء کو حکومت نے مسلمانوں کے پرزور مطالبہ پر ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا گیا۔ جس میں قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا گیا۔ اس آرڈیننس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کے تحت کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا، اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتا، اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر نہیں کرسکتا اور شعائر اسلامی وغیرہ استعمال نہیں کرسکتا۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ 3 سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ قادیانیوں نے اپنے گرو مرزا طاہر کے حکم پر آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پورے ملک میں شعائر اسلامی کی توہین کی اور آرڈیننس کے خلاف ایک بھرپور مہم چلائی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کے اکثر شہروں میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوئی۔ قادیانی قیادت نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا کہ قادیانیوں پر پابندی بالکل درست ہے۔ اس کے بعد قادیانیوں نے چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس میں چیلنج کیا، یہاں پر بھی عدالتوں نے دونوں طرف کے دلائل سننے کے بعد قرار دیا کہ آرڈیننس بالکل قانون کے مطابق ہے۔ قادیانیوں کو آئین میں دی گئی اپنی حیثیت تسلیم کرتے ہوئے شعائر اسلامی استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ آخر میں قادیانیوں نے ان تمام فیصلوں کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ ہمیں آئین کے مطابق آزادی کا حق حاصل ہے، لیکن ہمیں شعائر اسلامی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

لہٰذا عدالت تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/B اور 298/C کو کالعدم قرار دے۔ سپریم کورٹ کے بنچ نے اس کیس کی مفصل سماعت کی۔ دونوں طرف سے دلائل دیے گئے۔ قادیانیوں کی اصل کتابوں سے متنازعہ ترین حوالہ جات پیش کیے گئے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ ظہیر الدین بنام سرکار (1993 SCMR 1718) میں قرار دیا کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرسکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں وہ سزا اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ جج صاحبان کسی دینی مدرسہ یا

اسلامی دارالعلوم کے استاذ نہیں تھے بلکہ انگریزی قانون پڑھے ہوئے تھے۔ ان کا کام آئین وقانون کے تحت انصاف مہیا کرنا ہوتا ہے۔ فاضل جج صاحبان کا یہ بھی کہنا تھا کہ قادیانی اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ دھوکہ دینا کسی کا بنیادی حق نہیں ہے اور نہ اس سے کسی کے حقوق یا آزادی ہی سلب ہوتی ہے۔

سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلہ میں لکھا: ''ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔'' (''صحیح بخاری'' ''کتاب الایمان'' ''باب حب الرسول من الایمان'')

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے۔ اگر وہ ایسا دل آزار مواد جیسا کہ مرزا قادیانی نے تخلیق کیا ہے سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے؟ ''ہمیں اس پس منظر میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر قادیانیوں کے اعلانیہ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس ردعمل کے بارے میں سوچنا چاہیے، جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہوسکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی قادیانی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شعائر اسلام کا اعلانیہ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ''رشدی'' (یعنی رسوائے زمانہ گستاخ رسول ملعون سلمان رشدی جس نے شیطانی آیات نامی کتاب میں حضور ﷺ کی شان میں بے حد توہین کی) تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ ردعمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی قادیانی سرعام کسی بلے کارڈ، بیج یا پوسٹر پر کلمہ کی نمائش کرتا ہے یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرتا یا انہیں پڑھتا ہے تو یہ اعلانیہ رسول اکرم ﷺ کے نام نامی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کا مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا مشتعل ہونا اور طیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز نقض امن عامہ کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے جان ومال کا نقصان ہوسکتا ہے۔

''ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب وخطاب بنا رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار امن وامان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر پرامن طور پر مناتے ہیں۔'' (ظہیرالدین بنام سرکار 1718 SCMR 1993ء)

افسوس ہے کہ قادیانی آئین میں دی گئی اپنی حقیقت کو ماننے سے انکاری ہیں۔ وہ سپریم کورٹ کے فیصلے کو بھی تسلیم نہیں کرتے بلکہ الٹا مسلمانوں کا تمسخر اڑاتے ہیں اور انہیں سرکاری مسلمان ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ یہی وہ آئین اور قانون شکنی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات ''لاء اینڈ آرڈر'' کی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض اخبارات ورسائل قادیانیوں کی آئین وقانون شکنی کا نوٹس لینے کے بجائے ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

# قادیانی مسئلہ پر مشتمل قومی اسمبلی کا خفیہ ریکارڈ اوپن ہو گیا!

مولانا اللہ وسایا!

۲۹/۴/۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے اس وقت کے قادیانی دھرم کے گرو مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ اس کے ردعمل میں پاکستان میں تحریک چلی۔ اس وقت پاکستان کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کرانے کے لئے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا۔

اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر جناب صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔ وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے بھی چیئرمین قرار پائے۔ ان کی زیر صدارت مہینہ بھر کمیٹی کے اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتے رہے۔ تب یہ طے پایا تھا کہ قادیانی ولاہوری دونوں گروہوں کے سربراہان کو خصوصی کمیٹی میں بلا کر ان کا موقف سن کر فیصلہ کیا جائے۔

قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے لاٹ پادری صدر الدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری، عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے۔ تب پاکستان کے اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار تھے۔

چنانچہ طے ہوا کہ تمام قومی اسمبلی کے اراکین جو خصوصی کمیٹی کے بھی اراکین قرار پائے تھے وہ قادیانی، لاہوری گروپ کے قائدین سے قادیانی دھرم کے بارے میں سوالات کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ تمام سوالات اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ذریعہ ہوں گے۔ چنانچہ ۵/اگست ۱۹۷۴ء سے ۱۰/اگست اور ۲۰/اگست سے ۲۴/اگست تک گیارہ دن قادیانی جماعت کے چیف گرو مرزا ناصر کا بیان اور اس پر جرح ہوئی۔ ۲۷، ۲۸ کے دن لاہوری گروپ کے نمائندوں کا بیان اور ان پر جرح ہوئی۔

۵، ۶/ستمبر کو دو دن اٹارنی جنرل کا خصوصی کمیٹی کے سامنے عمومی بیان ہوا۔ اس خصوصی کمیٹی کے کل پندرہ دن کئی کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ ۷/ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری مرزا قادیانی کے ماننے والے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

اس زمانہ میں قومی اسمبلی کی یہ تمام تر کارروائی آڈیو ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کی گئی۔ خصوصی کمیٹی کی اس تمام کارروائی کو ٹاپ سیکرٹ (انتہائی خفیہ) قرار دے کر سربمہر کر دیا گیا۔ البتہ اسمبلی کے قواعد وضوابط کے مطابق تمام آڈیو کیسٹوں سے اسے کاغذ پر اسمبلی کے عملہ نے منتقل کیا۔ ہر روز کی کارروائی پر مشتمل غالباً بڑے سائز کے سولہ رجسٹر تیار ہوئے۔ اس خصوصی کمیٹی کی کارروائی کو انتہائی خفیہ کارروائی قرار دے کر اس کی اشاعت کو ممنوع اس لئے قرار دیا گیا کہ قادیانی گروہ نہیں چاہتا تھا کہ ہمارا کچا چٹھا قادیانی عوام کے سامنے آئے کہ کس طرح دن رات ہر اجلاس میں کئی بار قادیانی قیادت نے اپنے عقائد ونظریات سے انحراف کیا۔ سیاہ دلی کے ساتھ سفید جھوٹ بولے۔ خود قادیانی خواہشات کی تکمیل وقادیانیوں کی ناز برداری کے لئے اس کارروائی کو منظر عام پر نہ لایا گیا۔ لیکن قادیانی شاطر قیادت

نے دن رات جھوٹ بول کر اپنے عوام کے سامنے میاں مٹھو بنے کہ اگر اسمبلی کی وہ کاروائی چھپ جائے تو آدھا پاکستان قادیانی ہوجائے۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا یہ بیان تاریخ کا حصہ ہے۔

ان دنوں جس ٹیم نے قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کے لئے محنت کی۔ فقیر راقم کو بھی ان کی جوتیوں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل تھی۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی دن بھر کی کاروائی سنانے کے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے پاس راولپنڈی پارک ہوٹل تشریف لاتے۔ ان کی تمام گفتگو، قادیانیوں سے سوالات وجوابات کو تفصیل کے ساتھ فقیر کاپی پر نوٹ کرتا رہتا۔ اسمبلی میں بھی رپورٹنگ کے لئے ساتھی موجود ہوتے تھے۔ جو ہنڈس لیتے رہتے تھے۔ وہ تمام کاروائی فقیر قلمبند کرتا رہا۔ کچھ مواد ممبران سے بھی مل جاتا اس طرح ''تاریخی قومی دستاویز'' کتاب تیار ہوگئی۔

اس دوران میں اللہ رب العزت کے کرم کا معاملہ ہوا کہ جوہانسبرگ میں لاہوری گروپ کی طرف سے ایک کیس دائر ہوا۔ جوہانسبرگ افریقہ کے مسلمانوں نے رابطہ عالم اسلامی سے اس کیس کی پیروی کے لئے مدد مانگی۔ رابطہ نے پاکستان کے اس وقت کے صدر جناب ضیاء الحق سے اس کی پیروی کے درخواست کی۔ پاکستان سے بھاری بھرکم سرکاری وفد افریقہ کے لئے گیا۔ اس میں پاکستان کے لاء سیکرٹری جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ صاحب بھی تھے۔

چنانچہ چیمہ صاحب کے ذریعہ وفد کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ کاروائی جو آڈیو سے رجسٹروں پر منتقل کی گئی تھی۔ اس کی مکمل کاپی صدر مملکت کے حکم پر فراہم کی گئی۔ اس وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنمایان حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور بہت سارے حضرات شریک تھے۔ چنانچہ اس خصوصی کمیٹی کی انتہائی خفیہ کاروائی کی کاپی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان رہنماؤں کو بھی میسر آ گئی۔ کتاب فقیر نے مرتب کی تھی۔ وہ وبلا مبالغہ پچاس ساٹھ ہزار کے قریب چھپ کر دنیا میں تقسیم ہوئی۔ انگلش، بنگلہ وغیرہ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے۔

قادیانی جب اسمبلی کی کاروائی کا تذکرہ کرتے تو اس کا خلاصہ یا مفہوم (تاریخی قومی دستاویز) جو بھی آپ فرمائیں ان کے سامنے کیا جاتا تو وہ دم بخود ہوجاتے۔ قادیانی قیادت اس صورت حال سے بہت پریشان ہوئی۔ ''قومی تاریخ دستاویز'' پونے چار سو صفحات کی کتاب کی اہمیت کم کرنے کے لئے قادیانی قیادت نے مستقل جھوٹ گھڑنے والی پارٹی کا اجلاس کیا اور ایک مضمون تیار کر کے انٹرنیٹ پر رکھ دیا کہ یہ کتاب غلط بیانی پر مشتمل ہے۔ ہم ان سے کہتے رہے کہ یہ غلط ہے۔ جو صحیح ہے وہ آپ لائیں۔ لیکن جھوٹ بولنا اور جھوٹ کی پردہ داری پر سانپ سونگھ جانا۔ یہ قادیانی قیادت کے حصہ میں لکھا ہے۔ غرض اس پر سالہا سال بیت گئے۔

ایک بار محترمہ بینظیر بھٹو کے عہد حکومت میں قومی اسمبلی کے ریکارڈ روم میں آگ بھڑک اٹھی۔ جو ریکارڈ جل گیا ان میں وہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا آڈیو ریکارڈ بھی تھا۔ اس سے تشویش ہوئی کہ قادیانی اس ریکارڈ کو

ضائع کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اطمینان تھا کہ وڈیو سے وہ کاغذوں پر منتقل شدہ حصہ ریکارڈ محفوظ تھا۔ آج سے تقریباً چھ ماہ قبل ایک دن خبر آئی کہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان نے اس کاروائی کو اوپن کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہ کاروائی قومی اسمبلی سیکرٹریٹ شائع کر رہا ہے۔ اس اقدام کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا۔ اس پر خوشی کے جذبات پر مشتمل مضامین ہم نے شائع کئے۔

لیکن زخمی سانپ کی طرح قادیانی قیادت بلوں میں تڑپتی رہی۔ انہوں نے چپ کا روزہ نہ توڑا۔ محترمہ فہمیدہ مرزا کے بیان پر بھی چھ ماہ بیت گئے۔ اسمبلی کی کاروائی نہ چھپی تو پھر قادیانیوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ کیوں نہیں چھاپتے۔ وہ اعلان کا کیا بنا؟ ہمیں اس پر شبہ ہوا کہ شاید پھر قادیانیوں نے اس پر پابندی نہ لگوادی ہو۔ آج سے چند ماہ قبل بزنس ریکارڈز اسلام آباد میں بٹ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا کہ وہ کاروائی چھپ گئی ہے۔ اس کی بابت تسلی تو ضرور ہوئی۔ لیکن ابھی واہمہ کا شکار تھے کہ اب ۲۰؍جنوری ۲۰۱۲ء کے روزنامہ جنگ میں خبر شائع ہوئی ہے جسے پڑھ کر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ خوشی سے وجد کرنے لگا۔ آپ بھی خبر پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

لیجئے باقی باتیں پھر۔ ابھی تو آپ خبر پڑھیں جو یہ ہے:

## قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا

اسلام آباد (طاہر خلیل) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا خفیہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا۔ اسپیکر ڈاکٹر فہمیدہ مرزا نے ۳۸ سال بعد قادیانی آئینی ترمیم کا خفیہ ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو بھٹو دور میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی نے تیسری آئینی ترمیم کی منظوری دی تھی۔ اس مقصد کے لئے پورے ایوان کو قائمہ کمیٹی قرار دے کر اس کے خفیہ اجلاس منعقد کئے گئے۔ چار خفیہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے اس وقت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے دلائل دیئے تھے جس پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے تفصیلی جرح کی۔ چونکہ ساری کاروائی خفیہ تھی۔ اس لئے تحریری ریکارڈ پارلیمنٹ ہاؤس میں سربمہر رکھا گیا۔ ذرائع نے کہا کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت کوئی بھی دستاویز ۳۰ سال تک خفیہ رہ سکتی ہے۔ تیس سال کے بعد اسے اوپن کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۳۸ سال کے بعد موجودہ اسپیکر نے خفیہ قادیانی ترمیمی بل کا سارا ریکارڈ اوپن کرنے کی منظوری دے دی۔

ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا کہ قادیانی آئینی بل کا خفیہ آڈیو ریکارڈ بینظیر دور ۱۹۹۳ء میں جل گیا تھا۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے خفیہ ریکارڈ کی تیاری اور طباعت پر قومی اسمبلی کو ۴۶ لاکھ روپے خرچ کرنا پڑے ہیں اور سارا ریکارڈ اوپن کر کے جمعرات کو پارلیمنٹ ہاؤس کی لائبریری میں رکھ دیا گیا ہے۔ جہاں اراکان اس سے استفادہ کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں سینٹ کے اپوزیشن لیڈر مولانا عبدالغفور حیدری نے بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا پارلیمانی ریکارڈ حاصل کرنے کے لئے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے باضابطہ رابطہ کر لیا ہے۔

# تحفظ ختم نبوت اور کشمیری قوم کا کردار!

محمد مقصود کشمیری!

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اسلام کی بنیاد ہے جس کے بغیر دین اسلام کی عمارت کسی صورت قائم نہیں رہ سکتی خود سرکار دو عالم ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو عمارت کے ساتھ تشبیہ دی اور اپنی نبوت کو آخری اینٹ قرار دیتے ہوئے نبوت کی عمارت کو مکمل فرما کر کسی بھی ظلی، بروزی کے لیے ہمیشہ کے لیے دروازہ بند کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ میں عمارت کی آخری اینٹ ہوں جس کے بعد نبوت کی عمارت مکمل ہوگئی اور فرمایا کہ ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں'' سرکار دو عالم ﷺ کے اس مبارک ارشاد کے بعد صحابہ کرامؓ نے کسی بھی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا بلکہ انہیں ٹھکانے لگانے کے لیے اپنی جانوں کی قربانی پیش کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ آزاد کشمیر کی عوام کے لیے یہ اعزاز اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ مسیلمہ پنجاب اور جھوٹے مدعی نبوت کانے دجال مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اور اس کے پیروکاروں کے خلاف پوری دنیا میں سرکاری طور پر سب سے پہلے اسی خطہ کشمیر سے آواز حق بلند ہوئی اور کشمیری قوم کے محسن میجر (ر) سردار محمد ایوب خان مرحوم نے اسمبلی میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے اور ان کے خلاف 29 اپریل 1973ء کو ایک قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر اسمبلی فلور کے ممبران نے پاس کر لیا اسی قرارداد کو بنیاد قرار دے کر پاکستان کی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن آج کشمیری قوم کی بدقسمتی اور تاریخ سے ناواقفیت کا یہ عالم ہے کہ اس دھرتی سے تعلق رکھنے والے بہت سارے کشمیریوں کو اپنے اس عظیم کارنامے کا علم ہی نہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے آج تک بحیثیت قوم اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ جس دھرتی نے سرکاری طور پر منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر گنبد خضرا کے مکین آقا دو جہاں (فداہ ابی وامی ﷺ) کی آنکھیں ٹھنڈی کیں بدقسمتی سے آج اسی خطہ کشمیر کے سرحدی علاقوں میں قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور مرتد بنانے کے لیے تمام تر وسائل بروئے کار لا رہے ہیں پوری دنیا میں قادیانی اگر جھوٹے نبی کی خاطر اپنی توانیاں اور صلاحیتیں خرچ کر رہے ہیں تو ہم اپنے سچے نبی کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیونکر پیچھے ہٹ سکتے ہیں؟ کیا حضور ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ یہ ہماری ذمہ داری نہیں؟ اور کبھی ہم نے اپنی اس ذمہ داری کی جانب کوئی توجہ دی؟ دینی و مذہبی حلقوں کے علاوہ خطہ کشمیر سے تعلق رکھنے والے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس فتنے کا تعاقب کرنے میں جہاں تک ممکن ہو سکے اپنا کردار ادا کرے اس کے ساتھ ساتھ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے سیاسی وسماجی، صحافتی وکلاء اور تاجروں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کریں تا کہ کل روز محشر ان کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے عرصہ چار سال سے عوام الناس میں یہ شعور اجاگر کرنے کے لیے ایک

سعی تو کی ہے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے شرف قبولیت سے نوازیں اس سلسلہ میں مختلف اوقات میں لٹریچر کی تقسیم اور ختم نبوت کے موضوع پر کانفرنسز کا انعقاد اور آزاد کشمیر اسمبلی سے پاس ہونے والی قرارداد کی مناسبت سے ہر سال اپریل کے مہینے میں ’’یوم قرارداد ختم نبوت‘‘ کے عنوان سے اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں حسب سابق اس سال بھی تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے حوالے سے سکول و کالج کے طلباء اور عوام الناس کو قادیانی فتنے سے آگاہی کے لیے 6 روزہ رد قادیانیت کورس اسلام آباد میں طے پایا گیا جو مورخہ 14اپریل2012 سے19اپریل جمعرات تک ہوگا جس میں مختلف علمائے کرام ، مذہبی سکالر، صحافی اور وکلاء شرکائے کورس کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے دجل و فریب سے آگاہ کریں گے شرکائے کورس کو جملہ سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی جب کہ سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ’’یوم قرارداد ختم نبوت‘‘ کی مناسبت سے سالانہ اجتماعات کا شیڈول بھی طے پایا گیا جس پہلا پروگرام کورس کے اختتام پر اسلام آباد میں 19اپریل بروز جمعرات ، دوسرا پروگرام 26اپریل آزاد کشمیر کے دارلحکومت مظفرآباد اور تیسرا مرکزی اجتماع 28,29اپریل کو باغ میں ہوگا ’’یوم قرارداد ختم نبوت‘‘ کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے اجتماعات میں آزاد کشمیر کے صدر، وزیراعظم آزاد کشمیر کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام ، سیاسی راہنماء اور ممبران اسمبلی کو دعوت دی جائے گی۔ جس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گی۔اس کے ساتھ ساتھ لٹریچر کی اشاعت کو بھی عام کرنے کا فیصلہ کیا گیا یہ بات یقیناً آزاد کشمیر کے علمائے کرام اور دینی حلقوں سے تعلق رکھنے والوں کے لیے باعث خوشی ہے کہ تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر نے منکرین ختم نبوت کے گڑھ ضلع کوٹلی سے ختم نبوت کے موضوع پر پہلا مستقل میگزین ’’ندائے ختم نبوت‘‘ کی اشاعت کا مستحسن قدم اٹھایا ہے اور عرصہ 4 سال سے مفت تقسیم کیا جارہا ہے۔اور گزشتہ ماہ ہزاروں کی تعداد میں سکول کے بچوں کے لیے سوال وجواب کی صورت میں ’’شعور ختم نبوت‘‘ کے نام سے ایک کتابچہ بھی شائع کر کے مفت پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں تقسیم کیا گیا جسے اللہ رب العزت نے شرف قبولیت سے نوزا اور الحمدللہ اس وقت آزاد کشمیر کے مختلف تعلیمی اداروں کے پرنسپل صاحبان نے اپنے نصاب میں شامل کر کے بچوں کو پڑھائی شروع کر دی جب کہ ادارہ معارف القرآن کے مہتمم مولانا عبدالوحید مدظلہ قاسمی ناظم اعلیٰ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے بھی ’’شعور ختم نبوت‘‘ کو اپنے ادارے میں زیر تعلیم بچوں کے لیے بطور نصاب منظور کر لیا ہے جو ایک خوش آئند اقدام ہے اور انشاء اللہ بچوں کے مستقبل کے لیے نہایت ہی مفید ثابت ہوگی۔فتنہ قادیانیت کے خلاف کام اور ناموس رسالت کا تحفظ یہ ہمارا دینی فرض ہے اور حضور ﷺ سے عشق ومحبت کا تقاضہ اور کل روز محشر حضور ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بھی ہے۔ برصغیر کے معروف عالم دین تحریک ختم نبوت کے بانی سرخیل فخر المحدثین حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام تم کرو جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں اور جو شخص ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرے گا اللہ پاک اسے جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے چونکہ وہ دنیا میں حضور ﷺ کی عزت اور ناموس کا چوکیدار رہا اور اللہ پاک اپنے نبی کی چوکیداری کرنے والے کو کبھی رسوا نہیں فرمائیں گے حضور ﷺ کی عزت وناموس کی چوکیداری کرنے والے کی دنیا بھی کامیاب آخرت بھی کامیاب ہوگی۔

# قادیانیوں کی پاکستان دشمنی اور ...... منصور اعجاز!

ادارہ!

گزشتہ چند عشروں سے منصور اعجاز کے متعلق بحث جاری ہے۔اس ذات شریف نے میمو کے متعلق ایک بیان دے کر پاکستان کی حکمران جماعت اور فوجی قیادت کو ٹکرادیا ہے۔اس کے بارہ میں تواتر سے کہا جارہا ہے کہ یہ قادیانی ہے۔قادیانی جماعت یا خود اس نے کبھی تردید نہیں کی۔ایک قادیانی کے ہاتھوں پاکستان کی دنیا بھر میں جو جگ ہنسائی ہورہی ہے۔وہ قادیانیوں کی پاکستان دشمنی سب پر عیاں ہے۔ہمارے حکمران اس پر توجہ فرمائیں گے کہ قادیانی اسلام کی طرح پاکستان کے بھی غدار ہیں؟۔۱۵ردسمبر ۲۰۱۱ء کو نوائے وقت کے ''سرراہے'' میں منصور اعجاز کے متعلق جو معلوماتی مواد شائع ہوا۔وہ ملاحظہ فرمائیں:

''منصور اعجاز قادیانی ۲۰ رسال سے سی آئی اے کا ایجنٹ، اپنا پرائیویٹ جیٹ طیارہ، سابق نائب امریکی صدر الگور، کیری، جیز جونز سے قریبی تعلقات، والد ڈاکٹر عبدالسلام کا کزن، دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی ۳۱۳ ساتھیوں میں شامل تھا۔خبر کی پوری تفصیل طویل ہے۔جس کے لئے ہمارے پاس جگہ نہیں۔

اس لئے قارئین اسے مکمل پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانی اگر ہمارے اندر اور باہر موجود ہیں تو یوں سمجھیں کہ آستین کا یہ سانپ یہاں وہاں ہر جگہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچارہا ہے اور اپنے کفر کے بے پردہ ہونے کا ماتم بھی کررہا ہے اور انتقام بھی لے رہا ہے۔

اس لئے حکومت اور عوام دونوں کو ملک کے اندر اور باہر اس کے زہریلے اثرات کو روکنا اور ہر قادیانی کی نقل وحرکت پر نظر رکھنی ہوگی۔تقسیم سے پہلے برطانیہ نے قادیانی پودے کو نہ صرف کاشت کیا۔بلکہ اس کی آبیاری اس حد تک کی کہ امریکہ نے بھی پوست کے اس پودے سے استفادے کو اپنا لیا اور آج منصور اعجاز جو میمو گیٹ سیکنڈل کے باعث کپڑوں سے باہر ہوگیا ہے۔اس کا پورا شجرہ بے نقاب ہوگیا ہے اور امریکہ کو یہ جھوٹے نبی کے پیروکار نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے خلاف جو مدد فراہم کررہے ہیں وہ کسی طرح سی آئی اے کی خدمات سے کم نہیں۔لیکن خدا کی لاٹھی کہہ رہی ہے کہ:

بہر رنگے کہ جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

(تو جس روپ میں جہاں بھی ہے۔میں تیری حدود اربعہ کو خوب جانتا ہوں)

حیرانگی اور کس قدر افسوس اس بات پر ہے کہ بیس سال سے ایک شخص پاکستان دشمن کاروائیوں میں مصروف ہے۔وہ دولت سے غسل کرتا ہے اور اپنے جہاز میں پرواز کرتا ہے اور امریکی حکومت اسے گود لے چکی ہے۔پھر بھی پاکستانی قوم اور میڈیا کو اس سے بے خبر رکھا گیا۔ہماری انٹیلی جنس کو اگر پتہ نہ تھا تو نا اہلی ہے اور اگر

معلوم تھا تو ملکی مفاد کی پامالی ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز ربوہ (چناب نگر) ہے۔ کبھی کسی حکومت نے اسرائیل ثانی کو Explore کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟۔

دشمن خود اپنے چہرے سے نقاب الٹ رہا ہے اور ہم پھر بھی اس کی پہچان رکھنے میں غفلت برت رہے ہیں۔ حکومت سے توقع نہیں۔ البتہ پاکستانی جہاں کبھی بھی ہیں قادیانیوں پر نظر رکھیں اور خبر دیں۔

اہل پاکستان یہ جان رکھیں کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ نے قادیانی ہونے کے باعث قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی۔ کیا یہ واقعہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے لئے کافی نہ تھا۔ ہم نے ان کی تکفیر میں اتنی تاخیر کیوں کی؟۔ (5 دسمبر 2011ء روزنامہ نوائے وقت)

---

## لودھراں میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد صدیق اکبرؓ المعروف (لاری اڈے والی) میں ۲۰ رجنوری بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد میاں مہتمم جامع سراج العلوم نے کی۔ جب کہ مہمان خصوصی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی ظفر اقبال تھے۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، منہاج القرآن کے مولانا نصیر اللہ بابر نے خطاب کیا۔

## حضرت الامیر دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کی خدمت میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مورخہ ۲۱ رجنوری کو حاضر ہوئے اور جماعتی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ جس پر حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ نے اطمینان کا اظہار کیا اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ اللہ پاک حضرت الامیر زید مجدہم کو صحت وعافیت کے ساتھ عمر دراز نصیب فرمائیں اور ان کے فیوض وبرکات امت کو مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خیبر پختونخواہ کے دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مورخہ ۱۶، ۱۷ رجنوری صوبہ خیبر پختونخواہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں آپ نے بنوں، سرائے نورنگ اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ختم نبوت کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی کے علاوہ مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا محمد عابد کمال، مولانا عبدالستار حیدری نے بھی خطاب کیا۔ موصوف نے المرکز الاسلامی بنوں کا بھی دورہ کیا۔ مرکز کے بانی جمعیت علماء اسلام کے معروف راہنما مولانا سید نصیب علی شاہؒ تھے۔ موصوف نے ادارہ پر کئی ایک شعبہ جات شروع کئے جو ان کے فرزند گرامی کی نگرانی میں کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ۱۷ رجنوری کو سرائے نورنگ کی جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے مذکورہ بالا حضرات نے خطاب کیا۔

# فتنہ انکار ختم نبوت!

محمد افضل!

خاتم الانبیاءﷺ نے فرمایا:’’اور حقیقت یہ ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے ظاہر ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

خدا کی محبت کا اہل اور اس کے پیار کا مستحق بننے اور دنیا وآخرت میں کامیابی کے حصول کے لئے لازم ہے کہ ان احکامات پر دل وجان سے من وعن پیروی کی جائے۔ جو رب کائنات نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے انسانوں تک پہنچائے۔ تخلیق کائنات کا مقصد صرف عبادت خداوندی ہے۔ جس کا اجر بعد از قیامت ہر شخص کو ملنے والا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس دنیا میں انسان کو بے یار ومددگار نہیں چھوڑا۔ بلکہ ابتداء ہی سے وقتاً فوقتاً انسانوں کو درست سمت میں راہنمائی کے لئے نبی بھیجے۔ تاکہ بھٹکے ہوؤں کی صحیح سمت میں راہنمائی کریں۔ اس سلسلہ کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور وجہ تخلیق کائنات حضرت محمدﷺ پر سلسلۂ نبوت کی انتہاء ہوئی۔

دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے اور اس کے پہلے حصہ میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین واقرار اور دوسرے حصہ میں حضرت محمدﷺ کی رسالت یعنی ختم نبوت کا یقین واقرار ہے۔ حضرت محمدﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور قیامت تک کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ اس عقیدہ کا نام ختم نبوت ہے۔

## فتنہ ارتداد اور اس کا سدباب

حکومت اسلامی کا سب سے بڑا باغی یمامہ کا مسیلمہ کذاب تھا۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور مبارک میں حضرت وحشیؓ بن حرب کے ہاتھوں جہاد میں جہنم واصل ہوا۔ حضور اکرمﷺ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل یمن میں اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ضعیف الایمان اس فتنہ کا شکار ہوئے۔ آپﷺ نے معاذ بن جبلؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ کو اس کی گوشمالی کے لئے روانہ کیا اور فیروز نے اسود عنسی کو قتل کر دیا اور آنحضرتﷺ کو بذریعہ وحی اس قتل کی اطلاع ملی۔ حضور نبی اکرمﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان جھوٹے مدعیان نبوت مرتدین کے پیروکاروں کے خلاف سختی سے جہاد کیا اور ان کا خاتمہ کیا۔

دور حاضر میں مسلمانوں کو پھر اسی فتنہ کا سامنا ہے۔ جس کے خاتمہ کے لئے پھر جذبہ صدیقیؓ کی اشد ضرورت ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی نے انگریز کے آلہ کار کی حیثیت سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز کیا۔

## صداقت اسلام کے نام سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز

مرزاغلام احمد قادیانی نے قادیان سے عام مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانے کے لئے پہلے عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں سے مناظرے کئے۔ اس کے بعد ۱۸۸۰ء سے ’’براہین احمدیہ‘‘ نامی کتاب لکھنی شروع کی۔ جس

میں اکثر مضامین عام مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تھے۔لیکن ساتھ ہی اس میں مرزا قادیانی نے الہامات داخل کر دیئے اور طرفہ یہ کہ صداقت اسلام کے نام پر لکھی جانے والی کتاب میں انگریزوں کی اطاعت اور جہاد کی حرمت کا اعلان شدومد کے ساتھ کیا۔مرزا غلام احمد قادیانی کو ویسے ہی انگریزی حکومت نے مسلمانوں کی قیادت کے خواب دکھلا کر اندھا کر دیا اور اس پر ہر وقت اپنے انگریز آقا کی اطاعت اور مسلمانوں کی مذہبی پیشوائی کا سودا سوار رہتا ہی تھا کہ سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ اس کو''مالیخولیا مراق'' کی عبرتناک بیماری نے اپنے شکنجہ میں لے لیا۔مالیخولیا مراق کی تعریف اطباء نے یوں کی ہے:''مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں۔جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو۔مثلاً مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات وکرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔'' (ترجمہ اکسیر اعظم ج۱ص۱۸۸، مصنف حکیم محمد اعظم خان)

اس مرض سے متعلق اگر کسی کو مکمل مصداق اور جامع شخصیت تلاش کرنی ہو تو اسے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعوے مالیخولیا مراق بیماری لاحق ہونے کے بعد کے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ''خدا نے الہام میں میرا نام بیت اللہ رکھا ہے۔'' (اربعین نمبر۴، خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

۲...... ''کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔'' (کتاب البریہ، خزائن ج ص۲۶۳)

۳...... ''ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے۔'' (دافع البلاء ص، خزائن ج۱۸ص۲۴۰)

۴...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

نعوذ باللہ! مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں نقل کرتے ہوئے دل ودماغ کانپ اٹھتے ہیں۔اللہ رب العزت تمام امت مسلمہ کو اس فتنہ سے محفوظ رکھیں۔آمین!

## کذبات مرزا، مرزا قادیانی کی دوعملی، مرزا قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں

''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (اربعین نمبر۳ص، خزائن ج۱۷ص۴۰۷)

''تاریخ دیکھو کہ آنحضرتﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا۔جس کا باپ پیدائش کے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا۔'' (پیغام صلح ص۱۷، خزائن ج۲۳ص۴۶۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ جھوٹ تو اکیلا ہی اتنا عظیم ہے کہ مزید حوالہ دینے کی ضرورت ہی نہیں۔عام طور پر ہر مسلمان جانتا ہے کہ آنحضرتﷺ کی پیدائش سے قبل ہی آپﷺ کے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تھا۔

''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص، خزائن ج۲۲ص۴۵۹)

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے گھر گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔''

پوری امت مرزائیہ کو یہ چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ وہ تاریخ دان لوگ تو درکنار کسی ایک مؤرخ کی تحریر بھی پیش کردیں۔جس نے آنحضرتﷺ کی گیارہ اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ

سفید ترین جھوٹ ہے اور اس کو دیکھ کر ادنیٰ سی عقل رکھنے والا شخص بھی مرزا قادیانی کے کذاب ودجال ہونے کا یقین کر سکتا ہے۔

’’ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے یہ خدا کی وحی ہے اور ایسا بدذات انسان تو کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

’’تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ)

ہر قرآن کریم پڑھنے والا جانتا ہے کہ قادیان نام کا کوئی لفظ محمد عربی ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ سے نازل شدہ قرآن میں نہیں ہے۔ ہاں اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا کوئی اور قرآن منزل من الشیطان ہو تو اور بات ہے اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ بلکہ وہ مرزا قادیانی کے کذب کی ایک اور دلیل ہوگی۔

’’ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام نے ایک یہودی استاذ سے تمام توریت پڑھی تھی۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین سو خدا ہی سے حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاذ کا شاگرد نہیں ہوگا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔‘‘

(ایام الصلح ص، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس میں دو صریح جھوٹ بولے ہیں۔ اوّل یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے۔ یہ ان دونوں انبیاء پر بہتان ہے۔ دوسرا قادیانی لعین نے کسی استاد سے نہیں پڑھا یہ خود اس کے مطابق جھوٹ ہے۔ چنانچہ وہ اپنی تعلیم کے متعلق لکھتا ہے:

’’بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں مسلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں معلم میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تھا تو ایک اور مولوی صاحب سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ۱۴۸تا۱۵۰، خزائن ج۱۳ ص۱۷۹تا۱۸۱ بر حاشیہ)

مرزا قادیانی کی تمام تحریریں محض کذب کا پلندہ ہیں۔ مرزا قادیانی تو مالیخولیا کا مریض تھا ہی۔ مگر اس کے تمام چیلے بھی عقل نام کی کوئی چیز نہیں رکھتے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ ذہنی حیثیت کا شخص بھی ان تحریروں سے مرزا قادیانی کی خباثت کا معترف ہو جائے گا۔ مگر ’’ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں‘‘ کے مصداق یہ خود تو گمراہ ہیں۔ ساتھ سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کے لئے بھی خطرہ ہیں۔ اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے اور

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے کہ ان کے خلاف جدوجہد کرسکیں۔ آمین!

## مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی موت بارے میں دعویٰ

مرزا قادیانی نے اپنی موت بارے میں پیش گوئی کی کہ: ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘

(البشریٰ ۱۵۵، بحوالہ تذکرہ ۵۹۱ مطبوعہ ربوہ)

ہمارا دعویٰ ہے کہ مکہ مدینہ میں مرنا تو درکنار مرزا قادیانی کو مکہ اور مدینہ دیکھنے کی سعادت بھی نصیب نہیں ہوئی۔

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا اور نہ اعتکاف کیا اور زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔ میرے سامنے ضب یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ۱۱۹)

اسی طرح سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۱ میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی موت لاہور میں بمرض ہیضہ دستوں والی جگہ پر ہوئی۔ لہٰذا یہ بات قطعاً شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ مکہ یا مدینہ میں مرنے کی بابت مرزا قادیانی کی پیش گوئی سراسر جھوٹ ثابت ہوئی۔

## عبرت ناک موت

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء بروز منگل وبائی ہیضہ میں مبتلا ہوکر عبرت کی موت مرگیا۔ میر ناصر نواب (مرزا قادیانی کے خسر) لکھتے ہیں:

’’حضرت (مرزا) جس رات کو بیمار ہوئے اس رات میں اپنے مقام پر جاکر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہوگیا۔‘‘

(حیات ناصر ۱۴، مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ مصنف پروفیسر الیاس برنی ص ۲۰۲)

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت سے تمام قادیانیوں کو درس عبرت حاصل کرنا چاہئے اور اپنے کفر وارتداد وزندقہ سے توبہ کرکے دوبارہ دائرہ اسلام میں شامل ہونا چاہئے اور باقی زندگی بحیثیت مسلمان بسر کرنے کے لئے اللہ رب العزت سے دعا کرکے خود بھی جہنم کا ایندھن بننے سے بچیں اور دوسروں کے لئے بھی گمراہی کا سبب نہ بنیں۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا تھا کہ ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ جو شخص اس ردا (چادر) کو چوری کرے گا۔ جی نہیں! صرف چوری کا خیال بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑادوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ میں محمد ﷺ کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا۔ میں محمد ﷺ کا ہوں۔ وہ میرے ہیں۔ جن کے حسن وجمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہے تو کیا میں ان کے حسن جمال پر مرنہ مٹوں۔

افسوس ہے ان لوگوں پر جوان کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن توہین رسالت کے مرتکبین کی خیرہ چشمی دیکھتے ہیں۔

مسلمانو! میں تمہاری غیرت جھنجھوڑنے آیا ہوں۔ آج کفار نے توہین پیغمبر ﷺ کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انہیں شاید غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ مسلمان مرچکا ہے۔ آؤ! اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

عزیز نوجوانو! تمہارے دامن کے سارے داغ صاف ہونے کا وقت آ پہنچا ہے۔ گنبد خضریٰ کے مکین تیری راہ دیکھ رہے ہیں۔ ان کی آبرو خطرے میں ہے۔ ان کی عزت پر کتے بھونک رہے ہیں۔ اگر قیامت کے دن محمد ﷺ کی شفاعت کے طالب ہو تو پھر حضور نبی کریم ﷺ کی توہین کرنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔

(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

امیر شریعتؒ نے یہ اعلان کیا کہ اگر جہاد کا اعلان ہوا تو بوڑھا بخاری میدان میں کود پڑے گا۔ اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ میں جوان نہیں۔ لیکن دشمن کے مقابلہ میں جوان ہوں۔ امیر شریعتؒ قادیانیوں سے مخاطب ہوکر فرماتے تھے:

''ہمارے مقابلے میں جو بھی آیا ہے ہم نے اسے پچھاڑا ہے۔ تم انگریز کے ذہا خوار ہو میں ابن حیدر کرار۔ حیدر کرار نے یہودیت کے مرکز خیبر کو اکھاڑا اور میں مرزائیت کے مرکز تمہارے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔'' (ماخوذ از جواہرت رشیدی ص ۱۹۷،۱۹۶)

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی محبت کے دعویدار ہونے کی زبانی کیفیت کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات کرے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو قادیانیوں کی معاشی، معاشرتی اور ہر قسم کا بائیکاٹ کرنے اور عملی جدوجہد کی توفیق دے اور اکابرین تحریک ختم نبوت کی عمروں میں برکت عطا فرمائے اور انہیں یہ پیغام ہر شخص تک پہنچانے اور ان کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی بخشش کا فیصلہ فرمائیں۔ آمین!

## ختم نبوت کانفرنس میرپور برڑو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی و مبلغ سکھر مولانا محمد حسین ناصر نے میرپور برڑو میں جامعہ حیدریہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ کرنا قربت خداوندی اور نجات اخروی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کی عبادت تمام عبادات کا مغز اور خلاصہ ہے۔ قادیانی کاروبار میں ترقی اور دوستی کی آڑ میں ارتداد پھیلا رہے ہیں۔

علامہ اقبال مرحوم نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ علماء نے کہا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام کا نہیں بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر رابطہ عالم اسلامی انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں تک نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ کانفرنس سے ضلع جیکب آباد مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا تاج محمد چنہ، تحریک انصاف و مسلم لیگ ن کے نمائندوں نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے حافظ تاج محمد بلوچ و ہزار خان فاروقی نے بھرپور محنت کی۔

# شہید ختم نبوت!

## ماسٹر سرفراز احمد آف گولیکی گجرات

ضلع گجرات کے نواحی گاؤں گولیکی کی پہلی اور تقریباً ۳۵۰ سال پرانی تاریخی مسجد جس کے بانی غلام دستگیر دسوندھی تھے۔ یہ مسجد مسلمانوں کے اباؤ اجداد سے مسلمانوں کے زیر انتظام چلی آرہی تھی۔۱۹۲۲ء میں مسجد کا امام (امام دین) قادیانی ہوگیا۔اکمل قادیانی جس کا مشہور بدنام زمانہ شعر ہے:

محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

بھی اسی فیملی سے تھا۔۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تو مسلمان اور قادیانی گروپ اس مسجد میں علیحدہ علیحدہ اپنے عقائد کے مطابق عبادت کرنے لگے۔ یہ وہ دور تھا جب اکثر لوگ فتنہ قادیانیت کے بارے میں زیادہ علم نہیں رکھتے تھے۔۱۹۹۲ء میں مسجد کو شہید کر کے دوبارہ پرانی بنیادوں پر تعمیر شروع ہوئی اور مسلمانوں نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق تعمیر میں حصہ لیا۔گاؤں کے رسم ورواج کے مطابق ہر محلّہ (ونڈ) کی مسجد اور دارا ہوتا ہے۔ یہ تاریخی مسجد محلّہ چک گولیکی کی مسجد ہے اور اسی محلّہ میں ہی قادیانی زیادہ تعداد میں ہیں۔ لہٰذا قادیانیوں نے اس مسجد سے مسلمانوں کو بے دخل کرنے کا پروگرام بنایا اور کچھ کمزور عقیدہ مسلمانوں (ثبوت مسجد فائل عدالت میں اسٹام بحق قادیانی تنازعہ مسجد) کو اپنے ساتھ ملا کر مسجد پر مسلح افراد کا پہرہ بٹھا کر مسلمانوں کا مسجد میں داخلہ بند کر دیا اور مسجد کے چاروں طرف بیت الحمد لکھوا دیا۔ اس وقت ماسٹر سرفراز احمد توحید، سنت والجماعت گولیکی کے امیر تھے۔انہوں نے قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف آواز اٹھائی (ثبوت ص ۵) اور مسجد کو قادیانیوں سے واگزار کرانے کے لئے عدالت میں کیس دائر کیا۔ اس کیس میں ماسٹر سرفراز احمد مسلمانوں کی طرف سے مدعی اور مخالف فریق صدر جماعت قادیانی مشتاق نمبردار تھا۔ جس کے بیٹوں نے سرفراز کو شہید کیا ہے۔ اس وقت کے علاقہ مجسٹریٹ الیاس گل نے نقص امن کے تحت اگست ۱۹۹۷ء میں مسجد کو سیل کر دیا جو ابھی تک سیل ہے۔ مسجد سیل ہونے پر قادیانیوں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا اور امیر جماعت سرفراز صاحب کو ڈرانے کی نیت سے علاقے کے چوہدریوں اور رسہ گیروں کو گاؤں بلایا۔ جنہوں نے ماسٹر سرفراز صاحب کو مسجد کیس سے دستبردار ہونے پر زور دیا اور سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔لیکن ماسٹر سرفراز صاحب اپنے مؤقف پر قائم رہے۔

جب کوئی بات نہ بنی تو صدر قادیانی جماعت مشتاق نے اپنی جماعت سے صلاح مشورہ کے بعد امیر جماعت توحید وسنت ماسٹر سرفراز صاحب کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ اس مشن کے لئے یورپ اور چناب نگر سے فنڈ آئے۔ مرزائیوں نے مسجد سیل ہونے کے بعد مسجد گیٹ کے سامنے فلم بنائی۔ جس میں قادیانیوں نے مظلومیت کا اظہار کیا۔ یہ مووی یورپین ممالک میں سٹے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔۱۹۹۹ء میں قادیانی صدر مشتاق نمبردار نے ماسٹر سرفراز صاحب کو ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔ قادیانی گروپ شام کے بعد ماسٹر سرفراز کے گھر کے سامنے گئے اور گالی

گلوچ شروع کردی۔ شور کی آواز پر ماسٹر سرفراز گھر سے نکلے تو شمشاد قادیانی نے ساتھیوں سمیت ماسٹر سرفراز پر فائرنگ کردی۔ جس کے نتیجے میں ماسٹر سرفراز اوران کا چھوٹا بھائی شدید زخمی ہوئے اور چچازاد موقع پر ہی شہید ہوگیا۔

قادیانی اکثر کہتے تھے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کو گولیکی مدعو کرنے پر ماسٹر سرفراز کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۲۰۰۱ء میں قادیانی گروپ جس میں اب کرائے کے قاتل بھی شامل ہیں نے ماسٹر سرفراز کے دوسرے چچازاد بھائی فیصل کو اغواء کیا۔ تھانہ پھالیہ کی حدود میں شہید کردیا۔ سرتن سے جدا تھا اور لاش تقریباً ۲۰ دن بعد ملی۔ ۲۰۰۱ء میں جب شمشاد قادیانی کا کیس انڈر ٹرائل تھا تو قادیانیوں نے اپنا ملازم ربوہ سے گولیکی لاکر قتل کردیا اور پرچہ ماسٹر سرفراز پر بمعہ اس کی جماعت کے کروادیا۔ جس میں ماسٹر سرفراز کو عمر قید کی سزا ہوئی اور ہائی کورٹ سے بری ہوگئے۔ اس دوران قادیانی جماعت ماسٹر سرفراز صاحب پر مسجد کے کیس سے دستبردار ہونے کے لئے دباؤ ڈلواتے رہے۔ لیکن وہ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت اور مسجد کو قادیانیوں سے آزاد کروانے کے مؤقف پر قائم رہے۔ اس وقت قادیانی گروپ علاقہ میں دہشت کی علامت بن چکا تھا۔

پھر ۲۰۰۱ء کی شام تھی جب قادیانی گروپ صدر جماعت مشتاق نمبردار کی بیٹھک میں اپنی فتح کا جشن منا رہے تھے تو دو افراد نے قادیانی گروپ پر حملہ کر کے قادیانی دہشت کے بت کو ریزہ ریزہ کردیا۔ اس حملہ میں ایک شیر دل مجاہد فرحان قیوم موقع پر ہی شہید ہوگیا۔ اس مقدمے میں مسلمانوں کے دو افراد سزائے موت اور تین کو عمر قید ہوئی۔ جو ماسٹر سرفراز کی شہادت سے دس دن پہلے ہائی کورٹ سے بری ہوئے۔ قادیانی قاتل ماسٹر سرفراز کو ختم کرنے کی کوشش میں رہے۔ قادیانیوں نے درجنوں بے بنیاد مقدمات اہل اسلام کے خلاف درج کروائے۔ تاکہ یہ مسجد سے دستبردار ہوجائیں۔ لیکن ماسٹر سرفراز جرأت اور بہادری کی علامت بنے رہے۔

۲۰۰۹ء میں قادیانیوں نے پھر ماسٹر سرفراز پر قاتلانہ حملہ کیا۔ لیکن وہ محفوظ رہے۔ یہ ماسٹر سرفراز پر پانچواں قاتلانہ حملہ تھا۔ قادیانی مشتاق کا بیٹا شمشاد جو ماسٹر سرفراز کی شہادت سے پانچ دن پہلے کوٹ لکھپت جیل سے پیرول پر رہا ہوا تھا۔ قادیانیوں نے اس کے ساتھ ایک انتہائی خفیہ سازش تیار کی۔ ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۱ء مسجد کی تاریخ والے دن صبح ۸ر بجے کے قریب سڑک پر ہائی سکول کے نزدیک گھات لگائے قادیانی قاتلوں نے ماسٹر سرفراز پر قاتلانہ حملہ کیا۔ تقریباً ۴۰ سے ۵۰ گولیاں ماسٹر سرفراز کو لگیں۔ آخرکار ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۱ء کو تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم مجاہد اپنے چہرے پر محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے نشانات سجائے جام شہادت نوش کرگیا۔

قادیانی قاتل علاقہ میں اور خصوصاً گاؤں گولیکی میں دہشت پھیلا رہے ہیں۔ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کا دفاع کرنے میں لوگ ڈرتے ہیں کہ کہیں قادیانیوں کو علم نہ ہوجائے۔ بعض منافق قسم کے لوگ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کو بھی فتنہ وفساد کا نام دیتے ہیں اور مسجد کیس سے دستبرداری کو امن اور بھائی چارے سے منسوب کرتے پھر رہے ہیں اور تحفظ ختم نبوت کی جماعت کو D.Morale کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قادیانی غنڈے کبھی یورپ سے اور کبھی اندرون ملک سے ٹیلیفون کالز کے ذریعے جماعت کو قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

بعض لوگوں خصوصاً مسلمان طبقہ کے لوگ دوغلی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اس کی ایک وجہ پولیس اور انتظامیہ کا رویہ بھی ہے۔ پولیس ہمیشہ مقدمات میں قادیانیوں کو معصوم اور بے گناہ ثابت کرتی ہے اور قادیانی وسائل سے

استفادہ اٹھاتی ہے۔ حتیٰ کہ جب ماسٹر سرفراز صاحب کے بھائی کو قادیانیوں نے ۱۹۹۹ء میں قتل کیا تو الٹا پولیس نے ماسٹر سرفراز بمعہ جماعت پر کراس پرچہ کردیا اور اب بھی ماسٹر سرفراز شہید قتل کیس میں پولیس نے قادیانی قاتلوں کو گرفتار کرنے کی ایک دن بھی کوشش نہیں کی۔ جو دو افراد گرفتار کئے ان کو بے گناہ لکھ کر جیل بھیج دیا ہے۔ پولیس اتنی سیریس سرفراز شہید قتل کیس میں نہیں تھی جتنی تحفظ ختم نبوت کانفرنس روکنے میں سیریس ہے۔

جامع مسجد تحفظ ختم نبوت کا کیس ۱۹۹۷ء سے التواء کا شکار ہے۔ انتظامیہ جان بوجھ کر قادیانیوں کو Favour دینے کے لئے کیس کو طول دے رہی ہے۔ تاکہ حالات قادیانیوں کے لئے سازگار ہو جائیں۔ اسی لئے قادیانی مسجد کیس کی پیروی کرنے والے افراد کو ایک ایک کر کے ختم کر رہے ہیں۔ تمام مسلمان خصوصاً علماء کرام (تحفظ ختم نبوت) سے گذارش ہے کہ پولیس اور انتظامیہ پر دباؤ ڈالیں کہ وہ قادیانی قاتلوں کو گرفتار کرے اور مسجد کیس کا فیصلہ کرے۔ اب مسلمانوں کے ۵؍افراد مسجد آزاد کروانے کی کوشش میں جان دے چکے ہیں اور باقی کو قتل ہونے کے پیغامات مل رہے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۱ء کو گولیکے جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس عظیم الشان طریقہ پر منعقد ہوئی۔ جمعیت علمائے اہل سنت گجرات کے حضرت مولانا محمد عمر عثمانی، حضرت مولانا قاری محمد اقبال، مولانا قاری محمد رفیق لاہور، حضرت مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت، حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا عزیز الرحمان ثانی اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ فلحمد للہ!

---

## منشی عبداللطیف بھی چل بسے

منشی عبداللطیفؒ مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے بچوں کے ماموں اور حاجی رحیم بخشؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ تحریک ختم نبوت اور اس کے قائدین اور راہنماؤں سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ شجاع آباد کے علاقہ کنڈا رحیم بخش جوان کے والد کے نام سے موسوم ہے کہ رہائشی وباسی تھے۔ کریانہ اور کولڈ ڈرنکس کے ڈیلر تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کچھ رقبہ ان کے قریب جنگل میر حسین میں واقع تھے۔ گویا اس کے نگران تھے۔ زمین ٹھیکے پر دینا اور اس کا ٹھیکہ وصول کرنا۔ اس کا مکمل حساب وکتاب رکھنا رضا کارانہ طور پر اپنے ذمہ لے رکھا تھا۔

مجلس کے مشن اور قائدین کے ساتھ عقیدت ومحبت کی وجہ سے جلال پور آتے جاتے ان سے ملاقات کی سبیل نکل آتی۔ چند سال قبل ان کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ جس کی وجہ سے پریشان نظر آتے۔ کاروبار، دوکانیں بچوں کے سپرد کر دیں اور اپنے اوقات ذکر وفکر کے لئے وقف کر دیئے۔ اپنی زمین میں مسجد بنائی۔ مسجد کی دیکھ بھال، اذان واقامت اور نمازوں کی نگرانی کرتے۔ بندہ کئی روز کے بعد آج ۲۲؍جنوری کو دفتر میں آیا تو حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے یہ اندوہناک خبر سنائی کہ منشی صاحبؒ کا انتقال ہوگیا۔ اللہ پاک موصوف کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیآت سے درگزر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

# ختم نبوت کا کام کرنے کیلئے تجاویز

محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ!

محترم و مکرم جناب ............................................ السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ،

آپ کو اللہ رب العزت نے اپنی بے پایاں نعمتوں سے نوازا ہے۔ رب کریم کا شکر صد شکر کہ آپ کو حضورﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چن لیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز و انعام ہے کہ اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے اور جتنی زیادہ خوشی منائی جائے کم ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آپ کو مجاہدین کا ختم نبوت کی جماعت کے لئے رہبری و رہنمائی اور قیادت کے منصب پر فائز فرما دیا گیا ہے۔ گویا کہ اللہ اور اس کے محبوب پیغمبرﷺ نے آپ کو تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لئے پسند فرما لیا ہے۔

آپ کی بزرگی، علمی، تبحر، روحانی مقام و مرتبہ، دانش و تجربہ اور جماعتی و تنظیمی عہدہ کے ادب و لحاظ کا تقاضا ہے کہ میرے جیسا کم فہم، نو آموز ادنیٰ کارکن آپ کی ہدایت پر عمل پیرا رہتے ہوئے مشن کی خدمات سرانجام دیتا چلا جائے۔ نہ کہ اپنے مشوروں اور تجاویز سے آپ کے قیمتی وقت کے ضیاع کا موجب بنے۔ مگر بڑے ادب سے عرض گزار ہوں کہ قادیانیوں کی روز افزوں شرانگیزیوں اور ملک و ملت دشمن سرگرمیوں سے امت مسلمہ اور دین متین اتنا زیادہ متاثر نہ ہو رہا ہے۔ جتنا فتنہ قادیانیت سے ناواقفیت کی وجہ سے مسلمان قادیانی نوازوں کے ذریعے مشن اور دین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ قادیانی نواز مسلمان محض کم علمی کے باعث ایسا کر رہے ہیں۔ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں تو عین ممکن ہے کہ ان میں سے بیشتر مجاہدین ختم نبوت کے سالار بن جائیں۔

چونکہ ہمارے مسلمان بھائی نہ صرف عقیدہ ختم نبوتﷺ سے ناآشنا ہیں۔ بلکہ مرزائیت و قادیانیت کی اصلیت و حقیقت سے بھی کلیتاً بے بہرہ ہیں اور اپنی بے علمی اور ناواقفیت کی بناء پر مرزائیوں، قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ سمجھتے ہیں خاص طور پر اہم انتظامی منصب پر براجمان افسران تو دانستہ یا غیر دانستہ طور قادیانیوں کی منافقانہ گفتگو اور دجل و فریب پر مبنی کردار و عمل کو خوش اخلاقی اور اسوۂ حسنہ کے نمونہ کا نام قرار دینے لگے ہیں۔ جب کہ ان کی چالاکیوں، دھوکا بازیوں اور زہرناکیوں پر مبنی ملک و اسلام دشمن سرگرمیوں بارے بات تک سننے کو تیار نہ ہیں۔ ان حالات میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ عامتہ الناس کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے اور عقیدۂ ختم نبوتﷺ کے شعور کو عام کیا جائے۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے آپ اور جماعت کے دیگر اکابرین کی خدمت میں درخواست پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ ہر قسم کی مسلکی گروہ بندی سے بالاتر ہو کر بندہ ناچیز کی درج ذیل چند تجاویز پر غور فرمائیں اور قابل عمل پائیں تو بلا تاخیر مثبت اقدامات بروئے کار لائیں۔

۱...... الحمدللہ! پاکستان میں اور بیرونی ممالک میں اصلاحی وتبلیغی جماعتیں مختلف ناموں اور طریقوں سے مصروف عمل ہیں۔ مثلاً تبلیغی جماعت رائیونڈ، دعوت اسلامی، منہاج القرآن، تنظیم اسلامی، جماعت اسلامی، حنفی سیفی جماعت اوران کے علاوہ دیگر بے شمار اور دینی وروحانی جماعتیں جو اپنے اپنے انداز اور دائرہ کار میں مصروف عمل ہیں۔ ان جماعتوں کے بڑے مضبوط نیٹ ورک ہیں۔ ان کے سربراہان کی خدمت میں حاضر ہوکر درخواست پیش کی جائے کہ وہ اپنے وابستگان کو صرف اور صرف اتنا کہہ دیں کہ قادیانی کافر، مرتد، زندیق اور گستاخ ہیں۔ ان سے کسی قسم کا میل ملاپ شرعاً درست نہ ہے۔ امید رکھتا ہوں کہ ان کے اتنے سے عمل کی بدولت چند دنوں میں ایسا انقلاب آجائے گا کہ قادیانی فتنہ انشاء اللہ زندہ درگور ہوجائے گا۔

۲...... مختلف روحانی سلاسل سے وابستہ سجادہ نشینان وپیران عظام سے رابطے کئے جائیں اوران کو آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنے مریدین ومتوسلین کو نصیحت فرمائیں کہ یہ فتنہ امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور ہے۔ لہٰذا قادیانیوں اور قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ ان سے میل ملاپ اور ربط وضبط ختم کریں اوراس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تحفظ ختم نبوتﷺ کے محاذ پر برسرپیکار جماعتوں سے مقدور بھر تعاون کریں۔ مزید یہ درخواست بھی کی جائے کہ پیر صاحب کسی خوش قسمت کو بیعت کرتے وقت بطور نصیحت ایک جملہ یہ بھی ارشاد فرمایا کریں کہ قادیانی کافر ہیں اوران سے میل ملاپ نہیں کرنا ہے۔ اس سے ہزاروں لاکھوں بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہوجائے گا۔ ایک اور گزارش بھی کی جائے کہ اگر سالانہ عرس کی آخری نشست کے آخری لمحات میں پیر صاحب حاضرین کو یہ ایک جملہ پیغام کے طور پر کہہ دیں کہ مرزا قادیانی اوراس کے پیروکار کافر، مرتد، زندیق، گستاخ اور نبی اکرمﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ان سے دور رہا جائے تو یہ اتنا بڑا کام ہوجائے گا کہ مجھ جیسا نکما ساری زندگی دن رات لگا رہے تو بھی عرس کی ایک نشست کے برابر بھی لوگوں کو آگاہی نہ دے سکے گا۔

۳...... تحفظ ختم نبوتﷺ کے لئے عالمی وملکی اور علاقائی سطح پر کوشاں مختلف تنظیمات اور جماعتوں کے کام کو یکسو کیا جانا اس مقصد کے حصول کے لئے بے حد ضروری ہے۔ بھرپور اور صبرآزما جدوجہد کرنا ہوگا۔ تحفظ ختم نبوتﷺ کے محاذ پر کام کرنے والے اکابرین پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی جاوے جو تمام تنظیمات کے ذمہ داران سے رابطہ کرے۔ ان کی آراء اور ترجیہات کی رپورٹیں تیار کرے اور پھر مشاورت کے ذریعے مشترکہ اجلاس انعقاد پذیر ہوں۔ ان اجلاسوں میں تمام تنظیمات کے مابین باہمی رابطوں، مل جل کر کام کرنے کے طریقہ کار، مشترکہ لائحہ عمل کی تیاری اور دیگر درپیش مشکلات سے نپٹنے کے لئے منصوبہ بندی جیسے امور پر تبادلہ خیال ہو۔ انشاء اللہ اس طرح کا متحدہ محاذ صدیقی لشکر کی یاد تازہ کرتے ہوئے قادیانی اور قادیانی نوازوں کو مسیلمہ کذاب اوراس کے پیروکاروں جیسے انجام تک پہنچادے گا۔

۴...... مرکز ایک سروے ٹیم تشکیل دے جو سیاستدانوں، بیوروکریٹس، جاگیرداروں، صنعتکاروں اور دیگر ذمہ دار عہدوں پر فائز شخصیات کے بارے معلومات حاصل کر کے فہرست تیار کرے کہ ان میں سے کون کون

قادیانیت بارے آگاہ ہے اور ختم نبوت ﷺ کے شعور سے بہرہ ور ہے۔ پھر اکابرین وفد کی صورت میں ان سے ملاقاتیں کریں اور قادیانی ریشہ دوانیوں بارے ان کو آگاہ کریں اور ان کے ذریعے دیگر ارباب بست وکشاد تک اپنا پیغام پہنچادیں۔ انشاء اللہ! قادیانی اور قادیانی نوازوں کا بالائی حلقوں میں سے سحر ٹوٹے گا اور ملک بھر میں تنظیمات کو کام کرنے میں آسانی ہوگی۔

۵...... مرکزی اور ذیلی تنظیمات اپنے معمولات کے ایجنڈے کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں ختم نبوت ﷺ کانفرنسز، جلسے، سیمینارز اور پرامن مظاہروں کے ذریعے قادیانی جھوٹ اور فراڈ کا پول کھولیں اس طرح اس ایشو کو مسلسل ہائی لائٹ رکھیں۔

۶...... مرکزی اور ذیلی تنظیمات کو اہداف دیئے جائیں کہ وہ مساجد کے آئمہ اور خطباء سے رابطے کریں اور جمعہ کے خطبات میں ختم نبوت ﷺ کے موضوع پر خطابات کے لئے انہیں آمادہ کریں۔ اس سلسلہ میں تنظیمات کو ہدایت کریں کہ وہ مساجد کی انجمنوں کے ذمہ داران سے بھی ملیں اور ختم نبوت ﷺ کے موضوعات پر خطابات یقینی بناتے ہوئے اس کام میں تسلسل قائم رکھیں۔

۷...... جماعت ردقادیانیت پر تربیتی کورسز کا ایک مستقل سلسلہ شروع کرے۔ جو ملک کے مختلف مقامات پر ہمیشہ جاری وساری رہے۔ ان کورسز کے دوران ایسے افراد تیار کئے جائیں۔ جو تبلیغی جماعت یا دعوت اسلامی کی طرز پر اندرون وبیرون ملک تبلیغی دورے کریں اور لوگوں کو شعور ختم نبوت ﷺ اور قادیانیت بارے آگاہی دیں۔ تاہم کارکن مجاہدین اور عہدیداران جماعت ختم نبوت ﷺ کو روزمرہ کی زندگی میں اپنے کردار وعمل کو مثالی اور اسوۂ حسنہ کا نمونہ بنانا ہوگا۔

۸...... قرآن کریم فرقان حمید ہمارے لئے ضابطہ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ منبع فیوض وبرکات اور دافع بلیات بھی ہے۔ دکھی انسان کے لئے جسمانی وروحانی شفاء کے علاوہ ذریعہ فرحت وانبساط بھی ہے۔ لہٰذا کئی مردان خدا انسانیت کی فلاح کے لئے تعویذات وعملیات کے ذریعے بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ ان کے گرد پریشان حال لوگوں کا ایک جمگھٹا لگا ہوتا ہے۔ جماعت کو اپنے تبلیغی مشن کے لئے ان حلقوں کی بھی مدد حاصل کرنی چاہئے۔ اگر ان بزرگوں سے ربط وضبط بڑھا کر ان کو ختم نبوت کا شعور دے کر قادیانی ہرزہ سرائیوں سے آگاہ کیا جائے۔ تو یقیناً ایسے لوگ اپنے عقیدت مندوں کو قادیانیوں سے بائیکاٹ پر آمادہ کر سکتے ہیں۔ یہ کام مناسب منصوبہ بندی سے کر کے ہزاروں لوگوں کو گمراہی سے بچایا جاسکتا ہے۔

۹...... شہروں سے دور اچھے ڈاکٹر موجود نہ ہونے کے باعث معمولی پڑھے لکھے لوگ کسی ڈاکٹر یا حکیم سے چند دن تربیت حاصل کر کے ان جگہوں پر اپنے مطب اور کلینک کھول لیتے ہیں اور لوگ ان سے بڑے اعتماد کے ساتھ علاج کرواتے ہیں۔ ان میں سے کئی معالج ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس کوالیفائیڈ ڈاکٹروں سے بھی زیادہ مریض آتے ہیں۔ یہ بیماروں اور تیمارداروں سے انتہائی محبت وشفقت سے پیش آتے ہوئے غریبوں کے

لئے مسیحا ثابت ہوتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے بے پناہ محبت وعقیدت ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگوں پر محبت کر کے ان کو عقیدۂ ختم نبوت کا شعور دے کر قادیانیت سے آگاہ کر دیا جائے تو یہ معالج کوئی اضافی وقت لگائے بغیر بے شمار لوگوں کو یہ شعور منتقل کر سکتے ہیں۔

۱۰...... اسی طرح مختلف کلبوں کے منتظمین، بسوں، گاڑیوں اور پبلک پر کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنے والے باشعور قسم کے افراد سے بھی بیداری شعور کا کام لیا جا سکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب نے مشاورت کے بعد ان تجاویز کی روشنی میں عملی اقدامات اٹھا کر ضلع بھر میں کام شروع کر دیا ہے اور الحمدللہ! حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے عہدہ داران، ممبران مجلس شوریٰ اور دیگر تمام وابستہ مجاہدین کے ہمہ وقت تعاون اور مدد سے تمام امور سرانجام پا رہے ہیں۔ ’’وگرنہ من آنم کہ من دانم‘‘

## مولانا محمد حسین ناصر کا تبلیغی دورہ

ٹھل وگھوٹکی کی مختلف مساجد ومدارس میں بیان کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے۔ ہم سب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول ہیں۔ لقمان گوٹھ ٹھل عثمانیہ مدرسہ میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پوری دنیا میں اسلام کے ستونوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں اور تہذیبوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین واکابرین پرامن وتبلیغی انداز میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب کر رہے ہیں۔ گھوٹکی جامع مسجد عادل پور میں بیان کرتے ہوئے مولانا محمد حسین ناصر نے کہا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جان کی قربانی دی۔ پورے دین اسلام کے تحفظ کے لئے جو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے ان کی تعداد دو ساٹھ کے قریب ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بارہ سو صحابہ کرامؓ کی قربانی کو تو برداشت کر لیا۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی دعویٔ نبوت کرے اس کو برداشت نہیں کیا۔ گھوٹکی جماعت ختم نبوت کے امیر مولانا خالد حسین گھوٹو جو کہ مولانا عبدالحیٔ مرحوم سابق رکن مرکزی مجلس شوریٰ تحفظ ختم نبوت کے صاحبزادے ہیں نے بھرپور ان پروگراموں کو کامیاب بنانے میں محنت کی۔ جماعتی احباب سے ملاقات کرائی۔ گاؤں جونگل گوٹھ گاؤں پٹھان کوٹ میں علمائے کرام وجماعتی احباب سے ملاقات کرائی اور مدارس میں بیان کرائے۔

## خوشاب کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے مبلغ مولانا محمد اسلم بہاولنگری نے رونق پورہ جامع مسجد عمر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا محمد احمد بھی موجود تھے۔ ہفتہ کے دن بلاک نمبر ایک جوہرآباد میں حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب ضلعی امیر کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ ضلع بھر میں تنظیم سازی پر محنت کی جائے گی۔ مولانا محمد اسلم صاحب نے روڈہ اور پیلووانس کا بھی دورہ کیا۔ جہاں آپ نے مولانا حافظ دلاور حسین اور دیگر حضرات سے ملاقاتیں کیں۔

# ایک سوال!

اشتیاق احمد!

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کو ایک گالی دی ہے۔ آج ہم اس گالی کے سلسلے میں مرزائیوں سے ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔ سوال سو فیصد نیک نیتی پر مبنی ہے۔ ہمارا سو فیصد خیال ہے کہ وہ اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ وہ بے شک جواب نہ دیں۔ لیکن اس سوال پر غور ضرور کریں۔ ہوسکتا ہے غور کی یہ دعوت ان کی عاقبت سنوار دے۔ وہ تائب ہوجائیں۔

گالی یہ ہے:

’’میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔‘‘

(آئینہ کمالات ص ۵۴۷، ۵۴۸)

مرزا قادیانی نے اپنی اس تحریر میں ایک بات تو یہ لکھی ہے کہ ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ لیکن اتنا بڑا جھوٹ تو خود مرزا قادیانی نے بھی نہیں بولا ہوگا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے تو مسلمانوں کو نفرت ہے۔ بلکہ شدید نفرت ہے۔ وہ کیوں ان کتابوں کو محبت کی نظر سے دیکھنے لگے۔ بلکہ مسلمانوں کے پاس تو یہ کتابیں ہیں ہی نہیں۔ اگر ہوں گی تو مرزائیوں کے پاس ہوں گی اور محبت کی نظر سے بھی وہی دیکھتے ہوں گے۔ مسلمان نہیں!

دوسری بات یہ کہ ایسے تمام لوگ جو ان کتابوں کو نہیں مانتے اور جنہوں نے مرزا قادیانی کی دعوت کی تصدیق نہیں کی۔ وہ بدکار عورتوں کی اولاد ہیں۔

آپ غور فرمائیں۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء کے آس پاس نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کے دعویٰ نبوت کے نہ ماننے سے اس وقت کی تمام مسلمان عورتیں بدکار کیسے ہوگئیں۔ اس کے نبوت کے دعوے سے پہلے مسلمان عورتیں بدکار نہیں۔ دعویٰ کرتے ہی بدکار ہوگئیں۔ تب کوئی ذی شعور انسان اس بات کو مان سکتا ہے۔

دوسری بات۔ اس کے نبوت کے دعوے کے بعد جن مسلمانوں نے شادیاں کیں۔ وہ عورتیں بدکار کیسے ہوگئیں۔ مہربانی فرما کر تمام مرزائی اس سوال کا جواب دے دیں۔

جواب نہیں دیتے تو اس سوال پر غور کریں۔ مرزائیوں کو خوب اچھی طرح احساس ہوجائے گا کہ وہ کس گمراہی میں جاپڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ بے شک ہدایت اس کے ہاتھ میں ہے۔ شکریہ

# جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

## حضرت مولانا سید ارشد مدنی کی پاکستان آمد...... خانقاہ سراجیہ میں تشریف آوری

جمعیت علمائے ہند کے سربراہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے صاحبزادے، دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث، حضرت مولانا سید ارشد مدنی دامت برکاتہم دودن کے دورہ پر پاکستان تشریف لائے۔

۱۵ر جنوری ۲۰۱۲ کو جامعہ معارف شرعیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں آپ نے جمعیت علمائے اسلام کے تحت منعقد ہونے والے ''شیخ الہند سیمینار'' میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور تقریباً پون گھنٹہ خطاب بھی فرمایا۔ اس سیمینار کے منتظم اعلیٰ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب تھے۔ اسی روز شام کو حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی مدظلہ خانقاہ سراجیہ میں حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، محترم صاحبزادہ سعید احمد صاحب، محترم جناب صاحبزادہ نجیب احمد صاحب سے آپ نے اظہار تعزیت فرمایا۔ اس موقعہ پر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب، جناب طلحہ محمود سینیٹر اور مولانا صاحبزادہ محمد اخلد مدنی بھی ہمراہ تھے۔ آپ کی خانقاہ تشریف کے موقع پر گردونواح کے علماء، مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کے طلباء واساتذہ کی بہت بڑی تعداد آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی۔

اگلے روز آپ کراچی تشریف لے گئے جہاں مختلف جامعات میں تشریف لے جاکر اپنے قدوم میمنت لزوم سے ان کو سرفراز فرمایا۔ وہاں آپ نے عصر کی نماز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں ادا فرمائی۔ اس موقع پر موجود زائرین کو اپنی دعاؤں اور مصافحہ سے سرفراز فرمایا۔ اسی روز مغرب کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں اساتذہ وطلباء سے آپ نے خطاب فرمایا۔ جامعہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں آپ نے شرکت فرمائی۔ اگلے روز کراچی سے دہلی تشریف لے گئے۔

## ساہیوال، خوشاب دورہ...... سرگودھا شہر کے پروگرام

۱۱ر جنوری کو سرگودھا سے بائیس نوجوانوں کی جماعت کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے ساہی وال ضلع سرگودھا کا تبلیغی سفر کیا۔ آپ نے جامعہ حقانیہ میں اساتذہ وطلباء سے خطاب فرمایا۔ جبکہ نوجوانوں نے پورے شہر کا گشت کر کے ایک ایک دکاندار کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے باخبر کیا اور لٹریچر دیا۔ دریں اثناء مولانا محمد اکرم طوفانی نے حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی سے درخواست کی کہ وہ مہینہ میں ایک بار سرگودھا شہر میں ہمارے نوجوانوں میں درس ارشاد فرمایا کریں۔ جسے مفتی صاحب نے قبول فرمالیا۔ اسی طرح ۲۵ر دسمبر کو روڈہ میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی کا بیان ہوا۔ ۲۵ر دسمبر کو بلاک نمبر۱۰ میں ماہانہ پروگرام منعقد ہوا جس میں ۸۰ سے زائد نوجوانوں نے شرکت کی۔

# تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دوکتابوں کا آنا ضروری ہے......ادارہ!

خارجی فتنہ (دوجلد): مصنف: امام اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال: صفحات جلد اول ۴۸۸، جلد دوم ۴۹۶: قیمت مکمل ہر دو جلد ۴۵۰ روپے علاوہ ڈاک خرچہ: ملنے کا پتہ: ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک ملتان روڈ لاہور!

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ ایک محقق عالم دین اور بزرگ رہنما تھے۔ آپ کی وہ خوبی جو آپ کو دیگر معاصرین سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ بڑی سختی کے ساتھ اہل سنت علماء دیوبند کے عقائد پر کاربند تھے۔ اس میں کسی بھی قسم کی کمی وبیشی کے روادار نہ تھے۔ ادھر کسی نے علماء دیوبند سے خود کو منسوب کر کے کوئی کجی دکھائی ادھر قبلہ قاضی صاحبؒ اس کے تعاقب میں کمربستہ ہوگئے۔ اس میں وہ ذرہ برابر رعایت کو قریب تک نہ آنے دیتے تھے۔ آپ نے تحریک خدام اہل سنت کی بنیاد رکھی۔ دفاع صحابہؓ واہل بیتؓ اس کا ماٹو قرار پایا۔ ایسی نظریاتی ٹیم تیار کی جو بہت ہی شاندار روایات کی امین ہے۔ مولانا محمد اسحق سندیلوی فاضل عالم تھے۔ لیکن رسوائے زمانہ محمود عباسی کے نظریات کے زیر اثر بہت دور چلے گئے۔ سندیلوی صاحب نے ایک کتاب ''اظہار حقیقت'' لکھی۔ جو حضرت قاضی صاحب مرحوم ومغفور کی تحقیق کے مطابق خارجہ فتنہ کی شکل جدید تھی۔ آپ نے اس کے رد میں زیر نظر کتاب ''خارجی فتنہ'' دوجلدوں میں تحریر فرمائی۔ خارجی فتنہ جلد اول جون ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ اس کے ایڈیشن اوّل کے چھوٹے سائز کے صفحات ۶۲۴ تھے۔ خارجی فتنہ جلد ثانی جولائی ۱۹۸۶ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کے ایڈیشن اول کے چھوٹے سائز کے صفحات ۶۸۰ تھے۔

عرصہ تک اس کتاب کی وجہ سے محمود عباسی گروہ کے خارجی حضرات کے گھروں میں صف ماتم بچھی رہی۔ چاروں شانے چت گرنے کے باعث ان کی دلدوز کراہنے کی صداء کو ہر عام وخاص نے سنا۔ حضرت قاضی صاحبؒ نے ایسا کاری وار کیا کہ ان کی صف ہی الٹ گئی۔ آج تک کتاب ''خارجی فتنہ'' نے پاکستانی معلون خارجیوں کے خواب وخور حرام کر رکھے ہیں۔ حضرت قاضی مظہر حسینؒ کے والد گرامی مولانا قاضی کرم دینؒ اہل سنت کی طرف سے رافضیوں کے خلاف بہت بڑے مناظر تھے۔ حضرت قاضی مظہر حسینؒ نے رافضیوں، خارجیوں دونوں گروہوں کو دن میں تارے دکھانے کا ریکارڈ قائم کیا۔ عرصہ سے یہ کتاب نایاب تھی۔ نوجوان عالم دین جنہیں اللہ رب العزت نے بہت ہی خیر کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اپنے معمولات یومیہ کے علاوہ وہ ایسے ایسے کارنامے تالیف وتصنیف، نشر واشاعت، ردفرق باطلہ کے سلسلہ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے ان سنہری کارناموں کو دیکھ کر رشک پیدا ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ان کے خیر کے ان کارناموں میں بیش از بیش برکتوں کے دروازے کھول دیں۔ میری مراد

حضرت مولانا عبدالجبار سلفی سے ہے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے یہ عظیم وضخیم کتاب کا جدید کمپیوٹر ایڈیشن سامنے آیا ہے۔ خوبصورت کمپیوٹر کتابت، عمدہ کاغذ، بہترین طباعت، غرض جو اس کتاب کی شان کا تقاضا تھا اسی کے مطابق اسے شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سال نو۲۰۱۲ء کا خوبصورت تحفہ ہے۔ جو ہر قابل ذکر لائبریری کی زینت بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم کو جنت میں اعلیٰ درجات نصیب فرمائیں اور ناشر کو اس کتاب کی اشاعت پر بہترین خیر سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

## تذکرہ حضرت بہلویؒ

حسب الارشاد پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ: ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات ۳۳۶: قیمت: ۲۵۰ روپے: ملنے کا پتہ: جامعہ عبیدیہ آئی بلاک اقبال کالونی فیصل آباد!

زیر نظر کتاب قطب الارشاد شیخ التفسیر قدوۃ السالکین حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نوراللہ مرقدہ کے حالات زندگی، ملفوظات، مکتوبات اور مجربات پر مشتمل ہے۔ جسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرتب کیا ہے۔ حضرت بہلویؒ قریبی دور کے عظیم عالم دین، قاری قرآن، شیخ طریقت تھے۔ جنہوں نے ساٹھ سال سے زیادہ خلق خدا کے لئے رشد وہدایت کا کام کیا۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے اللہ پاک نے ہزاروں گم کردہ راہ ہدایت مسلمانوں کو عمل صالح اور اخلاق حسنہ کا پیروکار بنایا۔ حضرت بہلویؒ نے ''القول النقی فی حیات النبی (ﷺ)'' لکھ کر منکرین حیات کے شبہات کے جوابات دیئے۔ آپ نے بیسیوں کی تعداد میں رسائل وپمفلٹ لکھے۔ جنہیں شہید ختم نبوت مولانا سید احمد جلالپوریؒ نے معارف بہلویہ کے نام سے چار جلدوں میں جمع کر کے شائع کیا۔ غرضیکہ زیر کتاب حضرت بہلویؒ کی پہلی مکمل سوانح حیات ہے۔ جو حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہم کے حکم پر لکھی گئی۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ اور ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ دروازہ ملتان اور ادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

---

## ردقادیانیت کورس بہاولپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد اشرف غلہ منڈی میں دوروزہ ردقادیانیت کورس مورخہ ۱۴/۱۵/صفر المظفر مطابق ۸،۹/جنوری کو منعقد ہوا۔ ۸/جنوری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عصر سے مغرب تک عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مغرب سے عشاء اجرائے نبوت سے متعلق قادیانیوں کے شبہات کے جوابات دیئے۔ ۹/جنوری مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ رحیم یارخان نے لیکچر دیئے۔ کورس میں دوسو سے زائد حضرات نے شرکت کی۔ انتظامات کی نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی نے کی۔

**مرحلہ عالمیہ بنین کے اہل جامعات متوجہ ہوں**

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی نصاب کمیٹی کے فیصلہ اور مجلس عاملہ کی توثیق کے بعد کتاب

# آئینہ قادیانیت

عالمیہ بنین سال اوّل (درجہ مشکوٰۃ) میں داخل نصاب ہوچکی ہے۔ وفاق کے سالانہ امتحان الورقۃ الاولیٰ میں نخبۃ الفکر اور التبیان فی علوم القرآن کے ساتھ ایک سوال آئینہ قادیانیت سے بھی ہوگا

**کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام دفاتر سے اصل لاگت پر دستیاب ہے**

منجانب (حضرت مولانا) **محمد حنیف** جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان و مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

# تحفظِ ختمِ نبوت و ردِ قادیانیت کورس

بتاریخ 3-4-5 مارچ بروز ہفتہ، اتوار، پیر

بمقام مکی مسجد نزد محمد بن قاسم پارک سکھر

اوقات تعلیم
ظہر تا مغرب

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

---

# ختم نبوۃ کانفرنس

حکیم العصر مخدوم الکل
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

بتاریخ 18 مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد قادریہ شاہی بازار، پنوں عاقل

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل

---

زیر نگرانی

# ختم نبوۃ کانفرنس

بعد نماز عشاء

مولانا علامہ احمد میاں حمادی دامت برکاتہم

تاریخ 17 مارچ بروز ہفتہ بمقام جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ٹنڈو آدم

قیمت فی شمارہ -/10 روپے

قیمت سالانہ -/100 روپے